ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹ ، شمارہ نمبر ۱۵

ہمارا مقصد زندگی کیا ہے ؟

پاکستان سینٹر دبئی میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا دوسرا معرکۃ الآراء خطاب

مسلمانوں کا خون بہانا جائز نہیں احادیث نبوی کی روشنی میں

سیدنا فاروق اعظم رض ایک بے مثال حکمران

مسلمانو! قادیانیوں اور بہائیوں سے ہوشیار۔ جامعۃ الازہر کے ریکٹر کی اہل اسلام سے اپیل

بریڈفورڈ میں چھٹی سالانہ عالمی ختم نبوۃ کانفرنس کی مختصر رپورٹ

مرزا طاہر کا سفید جھوٹ

اہلِ خرد مت چھیڑو ہم دیوانوں کو

لے کے ہتھیلی پر نکلے ہیں جانوں کو
اہلِ خرد مت چھیڑو ہم دیوانوں کو

جس ساقی نے جام پلایا وحدت کا
اس سے نسبت خاص ہے ہم مستانوں کو

بندے ہو رب کے تو پھر رب سے مانگو
کون بھلا سمجھاتے ان نادانوں کو

غیر اللہ کی جن میں پوجا ہوتی ہے
اللہ والو ڈھا دو ان بُت خانوں کو

کود گئے جو عشق نبیؐ کے دریا میں
خاطر میں کیا لائیں گے طوفانوں کو

بزم میں شمع ختمِ نبوت روشن ہے
جلنے میں لطف آتا ہے پروانوں کو

ختمِ نبوت پر جن کا ایمان نہ ہو
کون کہے مومن ان بے ایمانوں کو

دین کے پیمانے سے ہر شے تول امینؔ
توڑ کے رکھ دے باقی سب پیمانوں کو

سید امین گیلانی

ہفت روزہ
ختم نبوت
انٹرنیشنل

۲۳ تا ۲۹ صفر ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۴ تا ۲۰ ستمبر ۱۹۹۰ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۱۵

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ اہل خرد مت چھیڑ رہم دیوانوں کو ۔۔۔۔۔ ۲
۲۔ فرمودات صحابہؓ ۔۔۔۔۔ ۴
۳۔ مرزا طاہر کا جھوٹ ۔۔۔۔۔ ۵
۴۔ مقصد زندگی ۔۔۔۔۔ ۶
۵۔ حضرت عمر فاروقؓ ۔۔۔۔۔ ۸
۶۔ حضرت ام کلثومؓ ۔۔۔۔۔ ۱۰
۷۔ جب ہم نے بھی حیات کا نقشہ بدل دیا ۔۔۔۔۔ ۱۱
۸۔ ایمان خوف اور امید کے درمیان ۔۔۔۔۔ ۱۲
۹۔ بزم ختم نبوت ۔۔۔۔۔ ۱۴
۱۰۔ مسلمانوں کا خون بہا ۔۔۔۔۔ ۱۵
۱۱۔ ظہور امام مہدی ۔۔۔۔۔ ۱۶
۱۲۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا خطاب ۔۔۔۔۔ ۱۷
۱۳۔ عالمی ختم نبوت کانفرنس ۔۔۔۔۔ ۲۱
۱۴۔ بہادلپور ریش کانفرنس ۔۔۔۔۔ ۲۴
۱۵۔ مرزا کا دعوئے نبوت اور انکار ۔۔۔۔۔ ۲۵

ایڈیٹر پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — ڈیزائن: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۴۳ برنس روڈ کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۹۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

فرمودات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

مال آگے بھیجنے والا

ایک شخص نے حضرت امام حسن رضی سے کہا مجھ کو موت سے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے فرمایا اس لئے کہ تم نے اپنا مال پیچھے چھوڑ دیا اگر اس کو آگے بھیج دیا ہوتا تو اس تک پہنچنے کے لئے خوفزدہ ہونے کے بجائے مسرور ہوتے۔

آپ امام حسن رض فرماتے تھے کہ مکارم اخلاق دس ہیں۔

زبان کی سچائی، جنگ کے وقت حملہ کی شدت، سائل کو دینا، حسن اخلاق، احسان کا بدلہ دینا، صلہ رحمی، پڑوسی کی حفاظت وحمایت، حقدار کی حق شناسی، مہمان نوازی اور ان سے بڑھ کر شرم وحیا۔

(حضرت حسن رض)

مصیبت کی حالت میں صبر

رنج ومصیبت بھی ایک مقام پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے اس لئے عقلمند کو چاہیئے کہ مصیبت کی حالت میں صبر کرے تاکہ مصیبت اپنی مدت پر جاتی رہے ورنہ اختتام مدت سے پہلے مصیبت دفعیہ کی کوشش اپنے ساتھ اور مصیبتیں لے آتی ہے۔

(حضرت علی رض)

سخاوت اور بخشش میں فرق

ایک آدمی نے پوچھا سخاوت کسے کہتے ہیں فرمایا بغیر مانگے کچھ دینا سخاوت ہے اور مانگنے والے کو دینا بخشش ہے۔

(حضرت علی رض)

موت گذشتہ چیزوں کی بہ نسبت سخت ہے اور آئندہ امور کی نسبت بہت آسان ہے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ کر جانے کو یاد کرو تو تمہاری مصیبتیں تم کو کم نظر آئیں گی اور پھر خوبی یہ کہ اللہ تعالیٰ تم کو ثواب دے گا۔

(حضرت ابوبکر صدیق رض)

شہد کی مکھیوں سے سبق

اے لوگو! تم باہم شہد کی مکھیوں کی مانند بن جاؤ اگرچہ دوسرے پرندے ان کو حقیر جانتے ہیں لیکن اگر ان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت والی چیز پوشیدہ کر دی ہے تو وہ مکھیوں کو ہرگز حقیر نہ سمجھتے

(حضرت علی رض)

اتحاد ضروری ہے

اے لوگو: اپنی زبان وجسم میں اتحاد پیدا کرو اور اعمال وقلوب میں مفارقت وجدائی کو راہ نہ دو کیونکہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو وہ انجام دیتا ہے اور روز محشر انسان اپنی محبوب چیز کے ساتھ رہے گا۔

(حضرت علی رض)

تقویٰ

وہ کام کرو جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہو اور عمل صالح کرنے میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرو کیونکہ عمل صالح بغیر تقویٰ کے قابل قبول نہیں ہے۔

(حضرت علی رض)

از قلم: مولانا منظور احمد الحسینی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قادیانی پیشوا مرزا طاہر کا سفید جھوٹ

اس مرتبہ قادیانیوں کے جھوٹے سربراہ مرزا طاہر نے ٹلفورڈ میں اپنے سالانہ میلے میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

"قادیانیوں پر ظلم و زیادتی کرنے والوں پر خدا کا قہر نازل ہوگا۔"

مرزا طاہر نے مبینہ زیادتی کرنے والوں کو ظالم بھی قرار دیا اور پاکستان کو پاگل خانہ بھی کہا وغیرہ وغیرہ۔

ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے ہماری ایک بہائی یعنی بہاء اللہ ایرانی کے پیروکار سے ملاقات ہوئی۔ دوران ملاقات جہاں ان کے عقائد کے بارے میں تذکرہ ہوا وہاں ہم نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ تمہارا گروہ ایران سے اٹھا تھا آج ایران میں بہائی خلاف قانون ہیں۔ اگر کسی کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص بہائی ہے تو اسے ٹھکانے لگا دیا جاتا ہے تو وہ برجستہ بولا کہ ایرانیوں نے ایک مامور ایک نبی، ایک مہدی اور مسیح کے پیروکاروں کے ساتھ جو سلوک کیا اور کیا جا رہا ہے اس کا انجام بھی ہمارے سامنے ہے عراق ایران جنگ ہوئی ہزاروں ایرانی مر گئے۔ اور اب تازہ واقعہ زلزلہ کا ہے جس سے سینکڑوں بستیاں اجڑ گئیں ایک لاکھ افراد سے زیادہ مر گئے اور لاکھوں معذور ہو گئے۔

جو بات بہائی کہتے ہیں وہی ان کے بھائی مرزائی کہتے ہیں چونکہ مرزا قادیانی کو لوگوں نے نہیں مانا۔ اور جرمنی میں ان کے ساتھ مبینہ طور پر زیادتیاں اور ظلم کیا جاتا ہے اس لئے جو "عذاب" آئے یا آئیں گے وہ مرزا قادیانی کے انکار اور اس کے پیروکاروں پر ظلم و زیادتی کی وجہ سے آئیں گے۔ کوئی مرزا طاہر سے پوچھے کہ جب نصرت خداوندی تمہارے شامل حال ہے اور مرزا قادیانی کو جہنم رسید ہوئے سو سال ہونے کو ہیں اور اربوں انسان اس کا انکار تو کیا شریف انسان بھی نہیں سمجھتے تو ایسے میں پوری دنیا کو ہی تہس نہس ہو جانا چاہیئے تھا اور سوائے قادیانیوں کے کسی کو صفحۂ زمین پر موجود نہ ہونا چاہیئے تھا۔

دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بے شمار جھوٹے مدعیان نبوت و مسیحت اور مہدویت گذرے ہیں ہر ایک نے یہی کہا کہ جو مجھے نہیں مانیں گے ان پر خدا کا عذاب نازل ہوگا ان کے دور میں کہیں زیادہ بارش ہوگئی سیلاب آ گیا یا زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ تو جھٹ سے انہوں نے اور ان کے پیروکاروں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ بارش یہ سیلاب اور یہ زلزلہ ہمارے انکار کی وجہ سے عذاب بن کر آئے ہیں۔ مرزا قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کرو تو وہ بھی سوائے عذاب، طاعون پھیلنے اور زلزلے وغیرہ کی خبریں یا قادیانیوں کے الفاظ میں پیش گوئیاں کرتا رہا۔ مخالفین کو گالیاں اور بددعائیں یہ تو اس کی فطرت بن چکی تھی۔ لیکن دنیا جانتی ہے اور خود مرزائیوں کی کتابیں شاہد ہیں کہ مرزا قادیانی منہ مانگے عذاب میں مبتلا ہو کر جہنم رسید ہوا۔ اس نے اپنے اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں یہ بددعا کی تھی کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں طاعون یا ہیضے سے ہلاک ہو جائے چنانچہ مرزا قادیانی مولانا کی زندگی میں ہلاک ہوا اور ایسے انداز سے ہلاک ہوا کہ اس کے دونوں راستے جاری تھے منہ سے بھی غلاظت نکل رہی تھی اور نیچے سے بھی دست جاری تھے۔ ایک مرتبہ جب دست کرنے کے لئے اٹھا ابھی نیچے اترا ہی تھا کہ دھڑام سے اپنی ہی غلاظت میں گر گیا۔ مرتا خ سے چارپائی میں، جا لگا اور اسی حالت میں جہنم میں پہنچ گیا۔ مرزا طاہر خود سوچے اور تمام مرزائی بھی سوچیں کہ اس سے بڑا عذاب بھی کوئی ہو سکتا ہے جو مرزا قادیانی پر نازل ہوا۔ جب مرزا قادیانی کی دعا یا بددعا کوئی اثر نہ کر سکی اور وہ عذاب خداوندی کی گرفت میں آ گیا تو ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مرزا طاہر یا اس کی ذریت لاکھ بددعائیں کرے اور لاکھ عذاب خداوندی کی پیشگوئی کرے امت محمدیہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔

ہم اگرچہ قانون کو ہاتھ میں لینا نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی کو قادیانیوں کے قتل پر اکسانا مقصود ہے یہ ذمہ داری حکومت کی ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں، گستاخوں یعنی قادیانی زندیقوں کے بارے میں شرعی سزا کا نفاذ عمل میں لائے اور مرتد کی سزا نافذ کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچائے تاہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر کسی گستاخ رسول کو کوئی شخص ٹھکانے لگا دیتا ہے اور ٹھکانے لگانے والے مسلمان کو گرفتار کر کے پھانسی دے دی جاتی ہے تو یہ موت عذاب نہیں بلکہ شہادت ہے جیسے کہ غازی علم دین شہید اور غازی عبدالقیوم شہید کے واقعات ہمارے سامنے ہیں ——— ہم مرزا طاہر کے بیان کے بارے میں یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مرزا طاہر کا یہ کہنا ہی سراسر جھوٹ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے یہ محض مغربی دنیا کو دھوکے میں رکھنے کے لئے بیان دیا ہے۔ قادیانی خود

جارحیت کر رہے ہیں مسلمانوں کو اشتعال دلا رہے ہیں متعدد مقامات پر فائرنگ کے واقعات اور کئی مسلمانوں کی شہادت اس کا واضح ثبوت ہیں اس لئے ادلاً مرزا طاہر کا بیان ہی غلط ہے ثانیاً اگر کسی جگہ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے مبینہ طور پر کسی مسلمان نے اپنا دفاع کرتے ہوئے کسی قادیانی کو کوئی نقصان پہنچا بھی دیا تو وہ عذاب خداوندی کا مستحق نہیں رحمت خداوندی کا حقدار ہے اس سلسلہ میں حکومت اسے کوئی سزا بھی دیئے تو یہ بھی عذاب نہیں اس کے لئے عین سعادت ہے

ہمارا مقصدِ زندگی کیا ہے؟

از: قطب العالم حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین o لا شریک لہٗ وبذالک اُمرت وانا اول المسلمین o (سورۃ انعام ع ۲۰)

اس آیت تلاوت شدہ میں اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد وزن کا نصب العین حیات بیان فرمایا ہے۔ نصب العین حیات بالفاظِ دیگر مقصدِ زندگی ہے آج کل معاملہ اُلٹ ہے یعنی لوگ مطلوب کو غیر مطلوب اور غیر مطلوب کو مطلوب بنا بیٹھے ہیں روٹی کے لئے سب سرگرداں ہیں حالانکہ وہ ذمہ تو اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے ارشاد ہوتا ہے

وما من دابۃٍ فی الارض الا علی اللّٰہ رزقھا

(پ ۱۲ رکوع ۱)

ترجمہ: اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ تعالیٰ پر ہے

یعنی سب کے سب متحرک حیوانات کی روزی کا ذمہ خدا نے خود لیا ہے اور لوگ خدا کے ٹھیکے میں خواہ مخواہ دخل اندازی کر رہے ہیں یہ غلطی دوسری قوموں میں تو ہے اب خود مسلمانوں میں بھی آ گئی ہے میں خطبہ جمعہ میں بھائیوں سے کہا کرتا ہوں کہ مرد مسجد کے مردانہ حصے میں اور مستورات زنانہ حصہ میں بیٹھ جائیں اور میں بھی ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور صرف اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہیں گے اور میں تمہیں سوائے نشست وبرخاست کے کوئی اشغال ذکر کراؤں گا اور تم بیٹھ اذکار میں لگے رہو۔ لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، الا اللہ، اللہ ھو و دیگر وظائف ماثورہ اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے آزمائیں تاکہ کھوٹے کھرے میں تمیز ہو جائے اور جب اللہ تعالیٰ آزمائیں گے تو پھر دیکھنا پلاؤ زردے کی دیگیں خود بخود آئیں گی اصحاب کہف کی طرح اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا دنیا میں یہ بات پھیل جائے گی کہ فلاں جگہ اصحاب کہف بیٹھے ہیں۔ ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ

ترجمہ: اور جو کوئی توکل کرے اللہ تعالیٰ پر بس وہ اس کیلئے کافی ہے۔

یہ ہے قرآن کا بیان اور ہر مسلمان کا ہے اس پر ایمان۔ پھر افسوس کہ مسلمانوں نے قلب موضوع کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون o ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون

ترجمہ: میں نے جن اور انسانوں کو جو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لئے میں ان سے کوئی روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔

اب سب لوگ روٹی روٹی پکارتے ہیں روٹی کے لئے سرگرداں ہیں اور خدا کی یاد سے غافل ہیں میری باتوں کو دھرا دیا زمانوں میں تو آپ پر اتمام حجت کر رہا ہوں۔ قیامت کے دن یہ نہیں کہہ سکو گے ربنا ما جاءنا من نذیر کہ اے اللہ ہمیں کسی نے ڈرایا نہیں تھا۔ پھر نہیں کہہ سکو گے کہ اے اللہ تیرا کوئی بندہ نہیں آیا تھا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں یہ نہ کہہ سکو گے کہ یا رسول اللہ آپ کے دروازے کا کوئی غلام آیا نہیں تھا اگر خدا پر ایمان ہے اور قرآن مجید سچا ہے تو خدا تعالیٰ نے ہر چیز کے رزق کا وعدہ فرمایا ہے۔

حضرات علماء کرام تشریف فرما ہیں، پوچھ کر دیکھ لیجئے میں سچ کہتا ہوں کہ نہیں نصب العین حیات خدا نے عبادت مقرر کیا ہے سوائے عبادت کے کوئی کام سپرد ہی نہیں کیا۔ مسلمان تو پڑھے قرآن اور کرے مخالفت قرآن۔ وما من دابۃٍ فی الارض الا علی اللّٰہ رزقھا (الآیۃ)

جو چیز جہان میں زندہ ہے ہر زندہ چیز کا رزق خدا کے ذمہ ہے لے انسان جتنا خدا نے تجھے اعلیٰ پیدا کیا تھا اتنا ہی تو ذلیل ہو گیا ہے معاف کیجئے میں نے گدھوں اور گھوڑوں کو متوکل علی اللہ دیکھا ہے مگر انسانوں میں بہت کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

ما اور الا کلمات حصر ہیں۔ اسی طرح وما من دابۃٍ میں بھی حصر ہے رزق کا خدا ٹھیکیدار اور عبادت کے تم ذمہ دار ہو یاد رکھو میں جرأت سے کہتا ہوں

قرآن مجید میں ارشاد ہے

وان من شیٍٔ الا یسبح بحمدہٖ ولکن لا تفقھون تسبیحھم

ترجمہ:۔ اور ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ مگر تم نہیں سمجھتے۔

الا جن کو خدا تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے وہ سمجھتے ہیں مگر عام طور پر نہیں سمجھتے، سبحان اللہ، سبحان اللہ کا ذکر جاری رہتا ہے مگر تم نہیں سمجھتے یہ باطنی معرفت اللہ والوں کی صحبت سے ملتی ہے گدھا مالک حقیقی خداوند تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے مالک مجازی انسان کا بوجھ اُٹھائے جا رہا ہے، وہ تمہارے کھانے جا رہا ہے میں نے یہ چیز علوم ظاہری کے علماء کرام کے پاس بارہ برس اور باطن کے صوفیائے عظام کی صحبت میں چالیس سال رہ کر سیکھی ہے اللہ تعالیٰ نے

فرماتے ہیں گدھا ڈبل ڈیوٹی دیتا ہے گھوڑا چار سواریاں پانچواں کوچوان چھ ان کو کھینچتا جارہا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر و تسبیح بھی کرتا جارہا ہے یہ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں اور دکھا سکتا ہوں مگر اتنی بھی صحبت کسے نصیب ہو۔ الغرض درخت، پتھر، نگ سے، جانور تسبیح کرتے ہیں اب فرمایئے کہ گدھا گھوڑا ہم سے اچھا ہی ہوا نا۔ اب تو یہاں نماز نہیں ہے تو اور کیا۔ ہم آئے تھے دنیا میں خدا کی یاد کے لئے گئے روٹی کھانے اور کمانے، تم خدا کی یاد میں بیٹھ جاؤ تین چار فاقے ضرور آئیں گے تاکہ کھرے اور کھوٹے معلوم ہوجائیں۔ پھر وہ تو تیں آئیں گی لوگ کہیں گے اصحاب کہف ہیں قرآن واجب الاذعان، میرا اور آپ کا ہے اس پر ایمان ہمارا مقصود حیات عبادت خداوندی ہے کمانا نہیں ہے اب کتنے انسان ہیں جن میں مقصود حیات انسانیہ بھی ہے۔

ع ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

ترجمہ: دیکھئے ان دو راہوں میں کہاں سے کہاں تک اختلاف ہے

جن کے لئے خدا نے پیدا کیا تھا اس سے کوسوں دور اور روٹی کے لئے شب و روز دوڑ دھوپ نمازیں قضا کریں روزے نہ رکھیں جب کہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہی ہے کہ انسان کی تخلیق فقط عبادت الٰہی کے لئے ہے تو ہم کیوں اس کے منشاء کی تعمیل نہ کریں رزق کا دینا خدا کے ذمہ ہے ایک خدا کے بندے نے فارسی میں کہا ہے۔

ع خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ارباب توکل کا خود میر سامان ہے۔

سب سے بڑی خرابی یہی ہے کہ رزق کی تلاش میں سرگرداں اور اللہ کی یاد سے غافل۔ یہی بہت بڑا جرم ہے جب خدا تعالیٰ پر ایمان ہے قرآن ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ پر کیوں نہیں کبھی تو یہ سودا خدا سے کر کے ہی دیکھو وہ مقدر تو بنایا ہے خدا تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو رزق کا ٹھیکہ لیا تھا تم کیوں اتنے سرگرداں ہوئے کہ میری یاد بھلا دی۔ کیا قرآن نہیں تھا۔ علماء کرام نے نہیں کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہے قل ان صلاتی (الآیۃ) تو کہہ میری زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ کے لئے ہے میری نماز، میری زندگی میری موت، میری عبادت سب کچھ صرف ایک اللہ کی راہ میں قربان ہے ان کاموں میں خدا کے سوا کوئی میرا مقصود بالذات نہیں

اسی کا نام ہے۔ اسلام اور انا اول المسلمین و مسلمان کہتے ہیں اسی کو معلوم ہوا۔ اسلام اسی کا نام ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتے ہیں

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الخ

(سورۃ احزاب ع۳)

ترجمہ: البتہ تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

آپ ہمارے لئے نمونہ ان سب کاموں میں ہیں۔ ارشاد فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ یہی باتیں آپ سے کہوں وبذلک امرت مسلم کے معنی ماننے والا یا اقرار کرنے والا: آپ سب سے پہلے ہوا پھر تقدیر ہر مسلمان کا یہی زاویہ نگاہ اور نصب العین ہونا چاہئے من کان للہ کان اللہ لہ جو اللہ عزوجل کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے سب انبیاء علیہم السلام یہی کہتے تھے۔

وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العالمین۔ (الشعراء ع۹)

ترجمہ: اور میں اس تبلیغ پر تم سے اجرت طلب نہیں کرتا میری مزدوری تو اللہ پر ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

اے دنیادارو: تم کھاتے ہو رزق اللہ کا من حیث یحتسب اور اللہ والے کھاتے ہیں من حیث لا یحتسب قرآن مجید میں آتا ہے۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (سورہ طلاق ع۱)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ سے ڈرے وہ اس کے لئے راستہ نکال دیتا ہے اور اسے رزق ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔

تم دوکان کا حساب آمدنی وغیرہ لگا کر کھاتے ہو۔ اور اللہ والے من حیث لا یحتسب کھاتے ہیں

ع ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

ترجمہ: دیکھئے ان دو راہوں میں کہاں سے کہاں تک اختلاف ہے

میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کیا تھا اور آپ کیا کر رہے ہیں آج کل جتنے عقلاء ہیں خدا کی رحمت سے دور ہیں یہ کوتاہ دماغ اتنی بات نہیں سمجھتے باقی ہر بات سمجھتے ہیں پرندے سارے توکل سے کھاتے ہیں جل کے کو دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے دیا کھایا دو دیا کھایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں انسان بنائے انسان وہ ہے کہ انسانیت کا معنی اس میں پایا جائے۔

مقصود انسانیت پورا کرے تو انسان ہے نہ کرے تو انسان نہیں واہیات پر عمل نہیں کرتے ایسے لوگ گدھے سے بدتر ہیں بہت سی چیزیں تم کھاتے ہو جو حرام ہوتی ہیں باطنی بینائی سے پہچانی جاتی ہیں چالیس سال میری طرح سے بیٹھ جاؤ معلوم ہوگا کہ انسان کی اکثر غذا حرام ہو تو کیا مسلمان رہ سکتا ہے؟ یہ احتیاط اور معرفت درس نظامی کی کتابوں سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ذکر و فکر سے ہوتی ہے اب میں بتلا سکتا ہوں کہ فلاں چیز حلال ہے یا حرام۔ یہ چیزیں میں نے اہل اللہ کے ہاں سیکھی ہیں میں نے درس نظامی پڑھا پڑھایا ہے اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے رسالے سارے پڑھ چکا ہوں۔ ان سے بھی باطنی معرفت حاصل نہیں ہوتی صحبت اولیاء سے حاصل ہوتی ہے۔ اب جس نے ساری زندگی اور ہر لمحہ کو خدا کی یاد میں وقف نہ کیا تو وہ کامل مسلمان نہیں۔ یہ چیز مسلمان کامل ہونے کی شرط ہے۔

مجھے جب خدا نے کھلایا۔ اور وہ کیوں نہ کتمان حق ہو جائے گا ہم مجرم بنیں گے۔ کتمان حق سے بچنے کے لئے کھری کھری باتیں کہہ رہا ہوں۔

ع آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

ترجمہ: جس کا دنیا میں حساب صاف ہے اسے آخرت کی محاسبہ کا کیا ڈر؟

ان صلاتی الخ الآیۃ۔ ان تاکید حکم کے لئے ہے جس انسان کا نصب العین یہ آیت ہو گئے کوئی فکر و باک نہیں اول خدا اس کے بعد اور۔ اول خدا کا یہ فرمان پھر سارا جہان۔ جو چیز اس مقصود حیات سے ٹکرائے اسے ٹھکرا دیا جائے اور جو بوجھ بنے اسے ہٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر اصل مسلمان بننا ہے اور قیامت کے دن نجات پانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیجئے کیونکہ رسول اللہ اصل انسان تھے صحبت صوفیاء کرام سے قال و حال بن جاتا ہے اور روحانی کمالات کی طرح یہ توکل بھی شیخ کی صحبت اور اولیاء کی رفاقت میں حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس طریقہ پر لائے اور اپنی مرضی پر چلائے۔ آمین۔

رزق کا ذمہ دار خدا کو بنائیں اور خود دین کے لئے ہوں اولیاء اللہ کی خانقاہوں میں جو لنگر چلتا ہے اس کے لئے آیا تو سب نے کھایا کھلایا دیا تو خاموش ہو کر عبادت کرتے رہے میں نے اپنے دونوں شیوخ حضرت کے ہاں یہی دیکھا ہے شجرہ یہاں موجود ہے آپ لیں اور دیکھیں ہمارا تعلق ان بزرگوں سے ہے اور پھر یہ سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتا

باقی صفحہ ۳۶ پر

امیر المومنین سیدنا
عمر فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ

بحیثیت حکمران — بے مثال تدبر

جمہوری انداز فکر

از: سعید احمد، اورنگی ٹاؤن کراچی پاکستان

اسلام میں خلافت یا حکومت کی بنیاد اگرچہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں پڑی لیکن نظامِ حکومت کا دور حضرت عمرؓ کے عہد سے شروع ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی دو سالہ خلافت میں اگرچہ بڑی بڑی مہمات کا فیصلہ ہوا

حضرت عمرؓ نے ایک طرف تو فتوحات کو یہ وسعت دی کہ قیصر و کسریٰ کی وسیع سلطنتیں ٹوٹ کر عرب میں مل گئیں دوسری طرف حکومت و سلطنت کا نظام قائم کیا، اور اس کو اس قدر ترقی دی کہ ان کی وفات تک حکومت کے جس قدر مختلف شعبے ہیں سب وجود میں آچکے تھے۔ اگرچہ اس وقت عرب کا تمدن جس حد تک پہنچا تھا اس کے لحاظ سے حضرت عمرؓ کی خلافت پر جمہوری یا شخصی دونوں میں سے کسی ایک کا بھی اطلاق نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایسے موقع پر صرف اس بات کا پتہ لگانا کافی ہے کہ حکومت کا جو انداز تھا۔ وہ جمہوریت سے ملتا تھا یا شخصیت سے یعنی سلطنت کا میلان ذاتی اختیارات پر تھا۔ یا عام رائے پر۔

جمہوری اور شخصی طریق حکومت میں جو چیز سب سے بڑھ کر مابہ الامتیاز ہے وہ عوام کی مداخلت اور عدم مداخلت ہے۔ یعنی حکومت میں جس قدر رعایا کو دخل دینے کا زیادہ حق حاصل ہوگا، اسی قدر اس میں جمہوریت کا عنصر زیادہ ہوگا۔ یہاں تک کہ سلطنت جمہوری کا اخیر حد یہ ہے کہ مسند نشین حکومت کے ذاتی اختیارات بالکل فنا ہو جائیں اور وہ جماعت کا صرف ایک ممبر رہ جائے۔ برخلاف اس کے شخصی سلطنت میں تمام دارومدار صرف ایک شخص پر ہوتا ہے۔ اسی بنا پر شخصی سلطنت سے خواہ مخواہ نتائج ذیل پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) بجائے اس کے کہ ملک کے تمام قابل اشخاص کی قابلیتیں کام میں آئیں صرف چند ارکان سلطنت کی عقل و تدبیر کا [illegible]

(۲) بجز چند عہدیداروں کے اور لوگوں کو ملکی انتظامات سے کچھ سروکار نہیں ہوتا۔

(۳) مختلف فرقوں اور جماعتوں کے خاص خاص حقوق کی اچھی طرح حفاظت نہیں ہو سکتی کیونکہ جن لوگوں کو ان حقوق سے غرض ہوتی ہے ان کو انتظام سلطنت میں دخل نہیں ہوتا اور جن لوگوں کو دخل ہوتا ہے ان کو غیروں کے حقوق سے اس قدر ہمدردی نہیں ہو سکتی جتنی خود ارباب حق کو ہو سکتی ہے۔

چونکہ بجز عہدیداران سلطنت کے کوئی شخص ملکی اور قومی کاموں میں دخل دینے کا مجاز نہیں ہوتا اس لئے قوم میں ذاتی اغراض کے سوا قومی کاموں کا مذاق معدوم ہو جاتا ہے۔

یہ نتائج شخصی سلطنت کے لوازم ہیں اور کبھی اس سے جدا نہیں ہو سکتے۔ برخلاف اس کے جمہوری سلطنت میں اس کے برعکس نتائج ہوں گے، اس بنا پر جس سلطنت کی نسبت جمہوری و شخصی کی بحث ہو اس کی نوعیت کا اندازہ نتائج سے بھی کیا جا سکتا ہے یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ جمہوریت کا طریقہ عرب کا مذاق تھا اور اسلام سے قبل عرب میں جو حکومت قائم ہوتی وہ خواہ مخواہ جمہوری ہوتی عرب میں مدت سے تین وسیع حکومتیں موجود تھیں، لخمی۔ حمیری۔ غسانی لیکن یہ سب شخصی تھیں، قبائل کے سردار البتہ جمہوری اصولوں پر انتخاب کئے جاتے۔ لیکن ان کو کسی قسم کی ملکی حکومت حاصل نہ تھی بلکہ ان کی حیثیت سپہ سالاروں یا قاضیوں کی ہوتی تھی۔

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت نے بھی اس بحث کا کچھ فیصلہ نہیں کیا کیونکہ گو ان کا انتخاب کثرت رائے پر ہوا تھا لیکن وہ ایک فوری کارروائی تھی۔

حضرت عمرؓ کے گرد و پیش جو سلطنتیں تھیں وہ بھی جمہوری نہ تھیں۔ ایران میں تو سرے سے کبھی یہ مذاق ہی نہیں پیدا ہوا۔ روم البتہ کسی زمانے میں اس شرف سے ممتاز تھا۔ لیکن حضرت عمرؓ کے زمانے سے بہت پہلے وہاں شخصی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں تو وہ بالکل ایک جابرانہ خود مختار سلطنت رہ گئی تھی۔ غرض حضرت عمرؓ نے بغیر کسی مثال اور نمونہ کے جمہوری حکومت کی بنیاد ڈالی اور اگرچہ وقت کے اقتضاء سے اس کے تمام اصول و فروع مرتب نہ ہو سکے تاہم جو چیزیں حکومت جمہوری کی روح ہیں سب وجود میں آ گئیں۔ ان میں سب سے اصل الاصول مجلس شوریٰ کا انعقاد تھا۔ یعنی جب کوئی انتظام پیش آتا تھا تو ہمیشہ ارباب شوریٰ کی مجلس منعقد ہوتی تھی اور کوئی امر بغیر مشورہ اور کثرت رائے کے عمل میں نہیں آ سکتا تھا۔ تمام جماعت اسلام میں اس وقت دو گروہ تھے جو کل قوم کے پیشوا تھے اور جن کو تمام عرب نے گویا اپنا قائم مقام تسلیم کر لیا تھا۔ یعنی مہاجرین و انصار مجلس

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۷۵۵۲۳

شوریٰ میں لازمی طور پر ان دونوں گروہ کے ارکان شریک ہوتے تھے۔ انصار بھی دو قبیلوں میں منقسم تھے۔ اوس و خزرج چنانچہ ان دونوں خاندان کا مجلس شوریٰ میں شریک ہونا ضروری تھا۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، معاذ بن جبلؓ، ابی بن کعبؓ، زید بن ثابتؓ بھی مجلس شوریٰ میں شامل تھے۔ مجلس کے انعقاد کا یہ طریقہ تھا کہ پہلے ایک منادی اعلان کرتا تھا۔ الصلوٰۃ جامعۃ۔ یعنی سب لوگ نماز کے لئے جمع ہو جائیں۔ جب لوگ جمع ہو جاتے تھے تو حضرت عمرؓ مسجد نبویؐ میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے نماز کے بعد منبر پر چڑھ کر خطبہ دیتے تھے اور بحث طلب امر پیش کیا جاتا۔

معمولی اور روزمرہ کے کاروبار میں اس مجلس کے فیصلے کافی سمجھے جاتے تھے۔ لیکن جب کوئی امر اہم پیش آتا تھا تو مہاجرین اور انصار کا اجلاس عام ہوتا تھا۔ اور سب کے اتفاق سے وہ امر طے پاتا تھا۔

مثلاً عراق و شام کے فتح ہونے پر جب بعض صحابہؓ نے اصرار کیا کہ تمام مفتوحہ مقامات فوج کی جاگیریں دے دیئے جائیں تو بہت بڑی مجلس منعقد ہوئی جس میں تمام قدمائے مہاجرین اور انصار میں سے عام لوگوں کے علاوہ دس بڑے بڑے سردار جو تمام قوم میں ممتاز تھے اور جن میں سے پانچ شخص قبیلۂ اوس اور پانچ قبیلۂ خزرج کے تھے شریک ہوئے کئی دن تک اس مجلس کے جلسے رہے اور نہایت آزادی اور بیباکی سے لوگوں نے تقریریں کیں اس موقع پر حضرت عمرؓ نے جو تقریر کی اس سے منصب خلافت کی حقیقت اور خلیفۂ وقت کے اختیارات کا اندازہ ہوتا ہے۔

۲۱ھ میں جب نہاوند کا سخت معرکہ پیش آیا اور عجمیوں نے اس سر و سامان سے تیاری کی کہ لوگوں کے نزدیک خود خلیفۂ وقت کا اس مہم پر جانا ضروری ٹھہرا تو بہت بڑی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی، حضرت عثمانؓ، طلحہؓ بن عبیداللہؓ، زبیر بن العوامؓ، عبدالرحمن بن عوف وغیرہ نے باری باری کھڑے ہو کر تقریریں کیں اور کہا کہ آپ کا خود موقع جنگ پر جانا مناسب نہیں پھر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور ان لوگوں کی تائید میں تقریر کی۔ غرض کثرت رائے سے یہی فیصلہ ہوا کہ خود حضرت عمرؓ موقع جنگ پر نہ جائیں۔ اسی طرح فوج کی تنخواہ۔ دفتر کی ترتیب۔ عمال کا تقرر۔ غیر قوموں کو تجارت کی آزادی اور ان پر محصول کی تشخیص، اسی قسم کے بہت سے معاملات ہیں جن کی نسبت تاریخوں میں تصریح مذکور ہے کہ مجلس شوریٰ میں پیش ہو کر طے پائے۔ مجلس شوریٰ کا انعقاد اور اہل الرائے کی مشاورت، استحسان تبرع کے طور پر نہ تھی بلکہ حضرت عمرؓ نے مختلف موقعوں پر صاف صاف فرما دیا تھا کہ مشورہ کے بغیر خلافت سرے سے جائز ہی نہیں۔ ان کے خاص الفاظ یہ ہیں:

لا خلافۃ الا عن مشورۃ

مجلس شوریٰ کا اجلاس اکثر خاص ضرورتوں کے پیش آنے کے وقت ہوتا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور مجلس تھی جہاں روزانہ انتظامات اور ضروریات پر گفتگو ہوتی تھی یہ مجلس ہمیشہ مسجد نبویؐ میں منعقد ہوتی تھی اور صرف مہاجرین صحابہؓ اس میں شریک ہوتے تھے۔ صوبجات اور اضلاع کی روزانہ خبریں جو دربار خلافت میں پہنچتی تھیں حضرت عمرؓ ان کو مجلس میں بیان کرتے تھے اور کوئی بحث طلب امر ہوتا تھا اس میں لوگوں سے استصواب کیا جاتا تھا۔ مجوسیوں پر جزیہ مقرر کرنے کا مسئلہ اوّل اسی مجلس میں پیش ہوا تھا۔

مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ عام رعایا کو انتظامی امور میں مداخلت حاصل تھی۔ صوبجات اور اضلاع کے حاکم اکثر رعایا کی مرضی سے مقرر کئے جاتے تھے بلکہ بعض اوقات بالکل انتخاب کا طریقہ عمل میں آتا تھا۔ کوفہ، بصرہ اور شام میں جب عمال خراج مقرر کئے جانے لگے تو حضرت عمرؓ نے ان تینوں صوبوں میں احکام بھیجے کہ وہاں کے لوگ اپنی اپنی پسند سے ایک ایک شخص کا انتخاب کر کے بھیجیں جو ان کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ دیانتدار اور قابل ہو۔ چنانچہ کوفہ سے عثمان بن فرقد، بصرہ سے حجاج بن علاط شام سے معن بن یزید کو لوگوں نے منتخب کر کے بھیجا اور حضرت عمرؓ نے انہیں لوگوں کو ان مقامات کا حاکم مقرر کیا۔

سعد بن ابی وقاص بہت بڑے رتبے کے صحابی اور نوشیروانی پائے تخت کے فاتح تھے حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ لیکن جب لوگوں نے شکایت کی تو معزول کر دیا۔

حکومت جمہوری کا ایک بہت بڑا اصول یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے حقوق اور اغراض کی حفاظت کا پورا اختیار اور موقع دیا جائے۔ حضرت عمرؓ کی حکومت میں ہر شخص کو نہایت آزادی کے ساتھ یہ موقع حاصل تھا۔ اور لوگ علانیہ اپنے حقوق کا اظہار کرتے تھے۔ اضلاع سے قریباً ہر سال سفارتیں آتی تھیں جن کو وفد کہتے تھے اس سفارت کا صرف یہ مقصد ہوتا تھا کہ دربار خلافت کو ہر قسم کے حالات اور شکایات سے مطلع کیا جائے۔ اور داد رسی چاہی جائے، حضرت عمرؓ نے خود بار بار مختلف موقعوں پر اس حق کا اعلان کر دیا تھا کہ خاص اس لئے مجمع عام میں خطبہ پڑھا جس میں اس کی تصریح کی اور ایک دفعہ تمام عمالان سلطنت کو حج کے مجمع عام میں طلب کر کے اس کا اعلان کیا۔

حکومت جمہوری کا اصل زیور یہ ہے کہ بادشاہ ہر قسم کے حقوق میں عام آدمیوں کے ساتھ برابری رکھتا ہو یعنی کسی قانون کے اثر سے مستثنیٰ نہ ہو، ملک کی آمدنی میں سے ضروریات زندگی سے زیادہ نہ لے سکے، عام معاشرت میں اس کی کوئی حیثیت کا کچھ لحاظ نہ کیا جائے، اس کے اختیارات محدود ہوں، ہر شخص کو اس پر نکتہ چینی کا حق حاصل ہو، یہ تمام امور حضرت عمرؓ کی خلافت میں اس درجہ تک پہنچے تھے کہ اس سے زیادہ ممکن نہ تھے۔ اور جو کچھ ہوا تھا خود حضرت عمرؓ کے طریق عمل کی بدولت ہوا تھا۔ انہوں نے متعدد موقعوں پر ظاہر کر دیا تھا کہ حکومت کے لحاظ سے ان کی حیثیت کیا ہے اور ان کے اختیارات کیا ہیں؟ ایک موقع پر انہوں نے فرمایا کہ

مجھ کو تمہارے مال (یعنی بیت المال) میں اس قدر حق ہے جتنا یتیم کے مربی کو یتیم کے مال میں۔ اگر میں دولت مند ہوں گا تو کچھ نہ لوں گا اور ضرورت پڑے گی تو دستور کے موافق کھانے کے لئے لوں گا۔ صاحبو! میرے اوپر تم لوگوں کے متعدد حقوق ہیں جن کا تم کو مجھ سے مواخذہ کرنا چاہیئے۔ ایک یہ کہ ملک کا خراج اور مال غنیمت بے جا طور سے نہ جمع کیا جائے ایک یہ کہ میں تمہارے روزینے بڑھاؤں اور سرحدوں کو محفوظ رکھوں، ایک یہ کہ تم کو خطروں میں نہ ڈالوں۔

ایک موقع پر ایک شخص نے کئی بار حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے کہا کہ عمر خدا سے ڈر، حاضرین میں سے ایک شخص نے اس کو روکا اور کہا کہ بس بہت ہوا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: نہیں کہنے دو۔ اگر یہ لوگ نہ

کہیں القاب سے معروف ہیں اور ہم لوگ نہ مانیں تو ہم ان باتوں کا یا اثر تھا کہ خلافت اور حکومت کے اختیارات اور حدود تمام لوگوں پر ظاہر ہو گئے تھے اور شخصی شوکت و اقتدار کا تصور دلوں سے جاتا رہا۔ معاذ بن جبل نے رومیوں کی سفارت میں حضرت عمرؓ کی خلافت کے متعلق جو تقریر کی تھی وہ درحقیقت حکومت جمہوری کی اصلی تصویر ہے۔

حضرت عمرؓ کی منفرد شخصیت

دنیا کے اور مشہور سلاطین جن ممالک میں پیدا ہوئے وہاں مدت سے حکومت کے قواعد اور آئین قائم تھے اس لئے ان سلاطین کو کوئی نئی بنیاد نہیں قائم کرنی پڑتی تھی قدیم انتظامات یا خود کافی ہوتے تھے یا کچھ اضافہ کرنا پڑتا تھا۔ برخلاف اس کے حضرت عمرؓ جس خاک سے پیدا ہوئے وہ ان چیزوں کے نام سے آشنا نہ تھی۔ خود حضرت عمرؓ نے ۴۰ برس تک حکومت و سلطنت کا خواب بھی نہیں دیکھا تھا اور آغاز شباب تو اونٹوں کے چرانے میں گزرا تھا۔ ان حالات کے ساتھ ایک وسیع مملکت قائم کرنی اور ہر قسم کے ملکی انتظامات مثلاً تقسیم صوبہ جات و اضلاع، انتظام محاصل، صیغہ عدالت فوجداری اور پولیس، پبلک ورکس، تعلیمات، صیغہ فوج کو اس قدر ترقی دینی اور ان کے اصول اور ضابطے مقرر کرنے حضرت عمرؓ کے سوا اور کس کا کام ہو سکتا تھا؟

تمام دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسا حکمران نہیں جس کی معاشرت یہ ہو کہ قمیض میں دس دس پیوند لگے ہوں کاندھے پر مشک رکھ کر غریب عورتوں کے پانی بھر آتا ہو، فرش خاک پر پڑا رہتا ہو، بازاروں میں پھرتا ہو، جہاں جاتا ہو بکہ و تنہا چلا جاتا ہو، اونٹوں کے بدن پر اپنے ہاتھ سے تیل ملتا ہو، دربار، نقیب و حاجب، حشم و خدم کے نام سے آشنا نہ ہو اور پھر یہ رعب و داب ہو کہ عرب و عجم اس کے نام سے لرزتے ہوں جس طرف رخ کرتا ہو زمین دہل جاتی ہو سکندر و تیمور تیس تیس ہزار فوج رکاب میں لے کر نکلتے تھے جب ان کا رعب پیدا ہوتا تھا۔

عمر فاروقؓ کے سفر شام میں سواری کے ایک اونٹ کے سوا کچھ نہ تھا لیکن چاروں طرف غل پڑا ہوا تھا کہ مرکز عالم جنبش میں آ گیا ہے۔

یہ ملت اسلامیہ کے اپنے دور کے سب سے بڑے حکمران اور مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منفرد سیرت کی ایک جھلک ہے جیسا کہ علامہ اقبالؒ نے کہا ہے:

سلطنت درویں ما خوش گفت است علی فاروقؓ و فقر حیدریؓ ست
آں مسلماناں کہ میری کردہ اند در شاہنشاہی فقیری کردہ اند

تذکرہ صحابیات

حضرت اُمِّ کلثوم رضؓ بنتِ عقبہ

نام و نسب اور اسلام

ام کلثوم کنیت، سلسلۂ نسب یہ ہے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ابن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف، والدہ کا نام اروی بنت کریز تھا اس بناء پر حضرت عثمانؓ اور حضرت ام کلثومؓ اخیافی بھائی بہن ہیں۔ ام کلثومؓ کا باپ عقبہ بن معیط قبیلہ امیہ کا ایک ممتاز شخص تھا اس کو اسلام سے سخت عداوت تھی۔ لیکن خدا کی قدرت دیکھو! اس نے اسی ظلمت کدہ میں ایمان کو چراغ روشن کیا یعنی اس کی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

ہجرت

سنہ ۷ھ میں صلح حدیبیہ کے بعد حضرت ام کلثومؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی خزاعہ کے ایک شخص کے ہمراہ مکہ سے پاپیادہ روانہ ہوئیں، چونکہ بھاگ کر نکلی تھیں اس لئے ان کے بھائی پیچھے سے آئے، مدینہ پہنچیں تو دوسرے دن وہ بھی پہنچ گئے۔ حضرت ام کلثومؓ نے فریاد کی کہ مجھ کو اپنے ایمان کا خوف ہے میں عورت ہوں اور عورتیں کمزور ہوتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح نامہ میں یہ شرط کی تھی کہ قریش کا کوئی آدمی مدینہ آئے گا تو واپس کر دیا جائے گا اس لئے آپؐ کو فکر ہوئی، لیکن چونکہ اس میں عورتیں داخل نہ تھیں اس لئے ان کے متعلق خاص یہ آیت اتری

یا ایھا الذین امنوا اذا جاءکم المومنات مھاجرات فامتحنوھن اللہ اعلم بایمانھن فان علمتموھن مومنات فلا ترجعوھن الی الکفار۔

ترجمہ، مسلمانو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کو جانچ لو خدا ان کے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے اب اگر تم کو معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہیں تو ان کو کافروں کے ہاں واپس نہ بھیجو اور آپ نے اس کے مطابق حضرت ام کلثومؓ کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

نکاح

حضرت ام کلثومؓ اب تک کنواری تھیں اس لئے حضرت زید بن حارثہؓ سے کہ بڑے رتبہ کے صحابی تھے ان کا نکاح کیا گیا، لیکن جب زیدؓ نے غزوہ موتہ میں شہادت پائی تو حضرت زبیرؓ بن العوام کے عقد نکاح میں آئیں لیکن انہوں نے طلاق دے دی اور حضرت عبدالرحمٰن بنؓ عوف سے نکاح ہوا ان کی وفات کے بعد حضرت عمرو بنؓ العاص سے نکاح پڑھایا اور یہ آخری نکاح تھا۔

وفات

ایک مہینہ کے بعد وفات پائی اس زمانہ میں حضرت عمروؓ والی مصر تھے۔

اولاد

حضرت ام کلثومؓ کے حضرت زیدؓ اور عمرو بن عاص سے کوئی اولاد نہیں پیدا ہوئی۔ لیکن حضرت زبیرؓ سے زینب اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے ابراہیم، حمید، محمد اور اسماعیل پیدا ہوئے

فضل و کمال

حمید اور ابراہیم نے ان سے کچھ حدیثیں روایت کی ہیں

ہم نے ہی جب حیات کا نقشہ بدل دیا

از: مولانا سعید الرحمٰن الاعظمی ــــ ترجمہ: فیروز اختر ندوی

آج اگر انسانی سوسائٹی میں یہ سوال رکھا جائے کہ دنیا میں سب سے زیادہ معمولی اور ارزاں چیز کیا ہے؟ تو بغیر کسی تردد اور تاخیر کے ہر چہار جانب سے یہی جواب ملے گا کہ انسان کا خون آج کے دور میں سب سے زیادہ ارزاں اور بے قیمت ہو چکا ہے بالخصوص مسلمانوں کا خون جو تعجب ہے کو قعر بڑی ہی سخاوت اور فیاضی کے ساتھ بہایا جا رہا ہے ہم شب و روز اس حقیقت کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ دشمنان اسلام اور منکرین حق کے بھڑکائے ہوئے جنگ کے شعلے، اسلام دشمن محاذوں کے پیدا کئے ہوئے اجتماعی و سیاسی بحران اور امت مسلمہ سے پرخاش رکھنے والوں کی لائی ہوئی مشکلات و پیچیدگیاں دن بدن مسلمانوں کی طاقت کو کمزور اور ان کے تشخص کو چیلنج کر رہی ہیں ان کی عصمت و آبرو معرض خطر میں پڑ گئیں، مال و منال کو بے دریغ لوٹا جا رہا ہے مسلمانوں کے بیش قیمت خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ہماری غفلت کے پردے چاک نہیں ہوئے موجودہ حالت زار کو دیکھ کر ہماری زندگی میں کوئی اضطراب و بے چینی اور بیکلی اور بے قراری کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی بلکہ ہم اپنے نظریاتی مذہبی اور غیر ضروری اختلافات و نزاعات کا شکار رہیں حالانکہ مسلمانوں کی خصوصیت ہی یہ تھی کہ الفت و محبت اور بھائی چارگی ان کا امتیازی وصف ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے "والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض" (مومنین مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے معاون اور خیر خواہ ہیں۔)

چھٹی صدی عیسوی کی دنیا پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ حقیقت اور بھی آشکار ہو جاتی ہے کہ جس وقت انسانی جانوں کی کوئی قیمت باقی نہیں رہ گئی تھی عداوت و دشمنی کے بھڑکتے ہوئے شعلے انسانی جانوں کے خرمنہائے حیات کو جلا کر خاکستر کر رہے تھے جنگ و جدال اور قتل و قتال کا ایک لامتناہی سلسلہ تھا شمشیر و سناں انسانوں کے خون پی کر بھی سیراب نہیں ہوئے بغض و انتقام کی پیاس خون کی ندیاں پی کر بھی نہیں بجھتی تھی لیکن جب اسلام آیا اور کفر کی تنگ و تاریک کوٹھری سے نکل کر لوگ ایمان و یقین کی کھلی ہوئی پر بہار فضا میں زندگی بسر کرنے لگے تو اللہ کا سب سے بڑا انعام مسلمانوں پر یہی ہوا کہ مہر و محبت کے عطر بیز پھولوں سے مشام عالم معطر ہو گیا اللہ تعالیٰ اپنے اس احسان عظیم کا قرآن شریف میں یوں تذکرہ فرماتے ہیں "واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا"

اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ ہی نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی تو تم آپس میں بھائی بھائی ہو گئے

لہٰذا جب بھی مسلمانوں کے دل سے اس کی روشن اور تابناک تاریخ کے نقوش مٹ جائیں گے اور مسلمان اللہ کے عطا کردہ امن و امان اور سکون و اطمینان کی قیمت سے غافل ہو گا تو وہ عزت و سربلندی، کامیابی و فیروزمندی، محبت و الفت، یگانگت و اخوت اور ایمان و یقین کے چشمۂ حیواں سے آب حیات لے کر اپنی زندگی کی کشت زاروں کو سیراب کرنا چھوڑ دے گا اور دنیا کی چند روزہ عیش کوشی اور متاع بے قیمت سے لذت یابی و لطف اندوزی کا خیال دامن گیر ہو جائے گا تو نتیجۃً آلام و مصائب، حزن و ملال اور شقاوت زبوں طالعی کے شکنجے میں گرفتار اور خود غرضی و مفاد پرستی کے مہلک مرض کا شکار ہو کر رہے گا اس کی دنیا بس اپنوں ہی میں گھر کر رہ جائے گی اپنی جماعت اپنی اولاد، اپنا خاندان یا اپنی جماعت اور پارٹی سے آگے اس کا طائر تخیل پرواز نہیں کر سکتا اور اس طرح ایسا مسلمان اسلامی سوسائٹی کے حق میں ایک بدنما داغ اور اس کی روشن جبین پر کلنک کا ٹیکہ تصور کیا جانے لگا پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا مسلمان سرزمین پر منڈلاتے ہوئے فساد اور بے چینی چور بازاری، شر و فساد کی گرم بازاری اور انسانی جان و مال اور خون کی ارزانی کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر کے صرف ایسی چیزوں میں اپنی تمام تر صلاحیات و توجہات مرکوز کرنے لگتا ہے جن سے ان کا اپنا ذاتی تھوڑا سا بھی مفاد وابستہ ہو اور اس کی قدر و منزلت میں تدریجاً اضافہ کا امکان پایا جاتا ہو۔ یقیناً ایسا مسلمان خود غرضی و مفاد پرستی کا ایک بڑا نمونہ ہے جس کی شرم سے انسانیت کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے حیرت تو یہ ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان بہت جلد ان تمام تخریب پسند تحریکات اور طبقوں میں بلند مقام اور قبول عام حاصل کر لیتا ہے جو اسی طریقہ کے تخریبی عناصر کی تلاش میں ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں اور جب بھی ان کو انفرادی یا اجتماعی شکل میں اسلامی اصول و مبادی کے خلاف تخریب کاری کا کوئی آلۂ کار مل جاتا ہے تو وہ فوراً اس کو بڑی سے بڑی قیمت دے کر خرید لینے اور اس کو حاصل کر لینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

اس سے زیادہ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ آج کل مسلمانوں میں بہت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جنہوں نے دنیا کے بدبخت اور کور باطنوں سے چند کوڑیوں پر اپنے ضمیر کا سودا کر لیا ستم بالائے ستم یہ کہ ان کے رکاب میں چلنے اور ان کے حکم کے سامنے انتہائی عاجزی و درماندگی کے ساتھ سر افگندہ ہو جانے کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں ایسے مسلمانوں سے وہ کام لیا جاتا ہے جس سے صحیح الخیال مسلمانوں کے درمیان اضطراب و بے چینی کی کیفیت پیدا ہو جائے اور وہ خود اپنی ذات اور اپنے مسائل میں الجھ جائیں تاکہ ان کو دنیا کی قیادت کے بارے میں اور اپنے دینی امور شریعت کے احکام اخلاقی و سماجی معاملات اور علمی و دعوتی پروگرام کے متعلق سوچنے کا موقع ہی نہ ملے۔

جب صورت حال یہ ہے تو مسلمان کیوں نہیں انتہائی پستی

باقی صفحہ ۲۶ پر

ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ہے

از: محمد رفیق اعتصامی ایم اے

● سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ "الایمان بین الخوف والرجاء" ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت کی امید بھی ہو اور اسی کے عذاب کا ڈر بھی ہو۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ بندہ نہ تو خدا کی رحمت سے بالکل ہی مایوس ہو جائے اور نہ ہی اس کے عذاب سے اتنا ڈرے کہ اس کی رحمت کی امید ہی باقی نہ رہے بلکہ بین بین حالت ہو۔ قرآن پاک میں جہاں جہاں بندوں کو عذاب الیم سے ڈرایا گیا ہے۔ وہیں ساتھ ہی اسکی بے پایاں رحمت و مغفرت کی خوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ) "بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے مگر وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔" (القرآن) اور فرمایا "خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔" (یوسف پ ۱۳)

● اس لئے کہ انسان خطا کا پتلا ہے خطا کاری و عصیان اس کی سرشت میں داخل ہے۔ وہ فرشتوں کی طرح معصوم نہیں کہ غلط کاری کا تصور بھی محال ہو بلکہ اس کے ساتھ تو ازلی دشمن نفس اَمّارہ و شیطان لگے ہوئے ہیں جن کی ہر لمحہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ انسان کو صراط مستقیم سے بھٹکا کر قعرِ مذلت میں گرا دیا جائے اور ایسا کرنا ان کے لئے نہایت آسان ہے مگر ایسے میں خدا کی رحمت آڑے آتی ہے جو انسان کو کفر و ضلالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر نور ہدایت کی طرف لاتی ہے۔ چنانچہ فرمان الٰہی ہے۔ (ترجمہ) "اللہ دوست ہے ایمان والوں کا جو انہیں (گمراہی) کے اندھیروں سے نور کی طرف لاتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں جو انہیں ہدایت نور سے نکال کر (کفر و ضلالت) کے اندھیروں میں دھکیلتے ہیں۔" (البقرہ پ ۳)

● شیطان ابلیس جو انسان کا ازلی دشمن ہے اسے جس روز حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں راندہ درگاہ کیا گیا تھا۔ اس نے خدا کے حضور یہ قسم کھائی تھی کہ میں حضرت انسان کو ہر ممکن طریقے سے گمراہ کرنے کی کوشش کروں گا۔ تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔" (الحجر پ ۱۴) اسی لئے متعدد آیات و احادیث میں خداوند قدوس کی رحمت واسع کا بیان ہے کہ کہیں نفس و شیطان کے چکروں میں پڑ کر انسان دل برداشتہ نہ ہو جائے اور امید کا دامن ہاتھ سے چھوڑ نہ بیٹھے۔

● چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ)

"(اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ سے میرے بندے میرے بارہ میں سوال کریں (کہ میں کہاں ہوں؟) تو آپ فرما دیجئے کہ میں تو ان کے قریب ہوں (جواب دیتا ہوں پکارنے والے کی پکار کا جب بھی وہ مجھے پکارے بس انہیں بھی چاہئے کہ میری بات کو سنیں، مجھ پر ایمان لائیں تاکہ فلاح پائیں۔" (البقرہ پ ۲) اور فرمایا "بیشک خدا کی رحمت قریب ہے احسان کرنے والوں کے ساتھ" (القرآن) اور فرمایا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ پوری دنیا میں تقسیم کر دیا اس ایک حصہ کے سبب ماں اپنے بچہ سے پیار کرتی ہے اور گھوڑا اپنے پاؤں کو اٹھاتا ہے کہ کہیں نیچے آ کر اس کا بچہ کچلا نہ جائے۔" (متفق علیہ) اور حدیث قدسی ہے۔ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے کہ اگر ابن آدم مجھے اس حال میں ملے کہ اس کے گناہ زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ کو پورا کرتے ہوں تو اگر اس نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا تو میں اسے معاف کر دوں گا۔" (متفق علیہ)

● بعض لوگ ذات باری تعالیٰ کے بارہ میں اس قسم کا گمان بھی رکھتے ہیں کہ وہ نعوذ باللہ ایک ظالم و جابر حکمران اور جذبات و احساسات سے عاری ایک اندھی قوت جسے اپنی مخلوق کا کوئی خیال نہیں اور یہ کہ اس نے انسانوں کو جلانے کے لئے آگ کا خوفناک گڑھا (دوزخ) تیار کیا ہوا ہے جسے وہ روز قیامت انسانوں سے بھر دے گا وغیرہ وغیرہ۔ مگر ان کوتاہ نظر لوگوں کو شاید یہ بات معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ جلال و جمال، لطف و عطا اور جود و کرم کا ایک لا محدود و لامتناہی خزانہ بھی ہے اور اس کی رحمت ناپیدا کنار ہے وہ اپنے ماننے والوں کی جمیع حاجات کو پورا کرتا اور انہیں مغفرت و رضوان سے نوازتا بھی ہے بشرطیکہ کوئی اسے صدق دل سے پکارے اور اس پر ایمان لائے۔

بقول اقبال ؒ

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی رہ رو منزل ہی نہیں

(جواب شکوہ)

ظالم و جابر تو وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کی واضح آیات کو دیکھ کر بھی اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور تمرد و سرکشی کی انتہا و گہرائیوں میں اترتے ہی چلے جاتے ہیں۔

● جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔ اس سے ملتی جلتی ایک اور حدیث ہے کہ ایمان کے تین درجے ہیں پہلا درجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی برائی کو ہوتا ہوا دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو اسے زبان سے روکے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو کم از کم اس برائی کو دل میں برا سمجھے (کہ یہ آدمی جو یہ کام کر رہا ہے یہ فی الواقعی برا ہے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (متفق علیہ) اور ایمان کے اس درجہ میں بھی ہونے کا بنیادی فائدہ

یہ ہے کہ اگر برائی کو برائی سمجھے گا تو ایک نہ ایک دن اسے توبہ کی توفیق ہو جائے گی اور اگر کسی خلاف شرع کام کو گناہ خیال نہیں کرے گا تو توبہ کی توفیق محال ہے جیسا کہ آج کل اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ کسی ناجائز کام کو رسم و رواج، زمانے کا دستور یا "نظریہ ضرورت" کے تحت جائز قرار دے دیا جاتا ہے اور اس کے نتائج و عواقب کی پرواہ نہیں کی جاتی۔

مثلاً رشوت کو "چائے پانی" یا "اللہ کا فضل" کہہ کر وصول کیا جاتا ہے۔ اگر کسی ایسے سرکاری ملازم سے جو بکثرت رشوت لیتا ہے۔ اس کی ترقی کا راز دریافت کیا جائے تو اس کا جواب یہی ہوتا ہے کہ تنخواہ تو تھوڑی ہے مگر "اوپر" سے اللہ میاں کا بڑا فضل ہے اسی طرح فلم، ڈرامہ یا ایسے ہی فحاشی کے کاموں کو ثقافت کا نام دیا جاتا ہے اور بے پردگی، عریانی یا مغربی تہذیب کی نقالی کو فیشن یا زمانے کا دستور سمجھ کر اختیار کیا جاتا ہے اور ایسا نہ کرنے والوں کو قدامت پرست یا تنگ نظری کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ اس قسم کے غیر شرعی اور غیر اخلاقی کام ہمارے معاشرہ میں بکثرت ہوتے ہیں مگر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک بار نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ گناہ کی نشانی کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس سے خوفزدہ ہو کہ لوگ تیرے اس فعل پر مطلع ہو جائیں۔" (المشکوٰۃ) جس شخص کا ضمیر زندہ ہے وہ جب کسی برائی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے اندر ایک خلش سی پیدا ہوتی ہے اور اسے کسی پہلو قرار نہیں ملتا اور ضمیر کی یہ خلش بعض اوقات اتنی شدید ہوتی ہے کہ بڑے بڑے عادی مجرموں کو اعتراف گناہ پر مجبور کر دیتی ہے مگر وہ لوگ جن کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے ان پر کسی بڑے سے بڑے گناہ کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ رفتہ رفتہ طبیعت اس کی عادی ہو جاتی ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب ہمیں ایک حدیث سے ملتا ہے۔ فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرتا ہے اور اصلاح کی طرف مائل ہوتا ہے تو اس کا دل صیقل کر دیا جاتا ہے یعنی رگڑ کر اس گناہ کی سیاہی کو دور کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ شخص توبہ نہیں کرتا بلکہ برائی کے ارتکاب میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے تو پھر وہ سیاہ نقطہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے تمام دل کو ڈھانپ لیتا ہے۔ (المشکوٰۃ)

یہی وہ مقام ہے جب برائی اور بھلائی میں تمیز نہیں رہتی۔

لہٰذا جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ اس کے دل میں کھٹکتا ہے تو اسے ضرور ایک نہ ایک دن توبہ کی توفیق ملے گی اور وہ رحمت ایزدی کا مستحق قرار پائے گا۔ اس کے برعکس اگر کوئی بڑے سے بڑا گناہ بھی کسی شخص کے دل میں کوئی تڑپ یا خلش پیدا نہیں کرتا تو پھر ایسے شخص کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہئے کیونکہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ ایسا شخص کہیں خدا کی رحمت سے محروم ہو کر اس کے عذاب کا مستحق نہ قرار پائے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا محاسبہ کرے کہ کہیں گناہ کے صدور سے اس کا دل مطمئن تو نہیں ہوتا؟ اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو پھر توبہ اور رجوع سے اللہ کا راستہ اختیار کیا جائے تاکہ ایمان کی سلامتی بھی ہو اور اس کی رحمت کا حصول بھی ہو۔ وما علینا الا البلاغ۔

صحبتے با اولیائے کامل

محمد حفیظ عشر، بہاولپور

خواجہ سیارگی کے خلفا میں پیر مہر علی شاہ صاحب ایک امتیازی شان رکھتے ہیں انہوں نے موجود وقت اور اپنے دور میں مرزا صاحب متصرف کی کوشش کی۔ بلکہ بہت سے قادیانیوں کا تردید میں سرگرم ہے وجہ ہیں خواجہ صاحب کا سلسلہ نسب ۳۰ ویں پشت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے جاملتا ہے ان کی نانی حضرت مخدوم جہانیاںؒ کی اولاد تھیں خواجہ صاحب کے والد ماجد سید نصیر الدین شاہ نے اپنے بیٹے کی ابتدائی تعلیم و تربیت نہایت ہی جگر سوزی کے ساتھ کی تھی۔ خواجہ صاحب خود بہت ذہین اور باشوق تھے تھوڑی ہی عمر سے ہی علوم ظاہری سے فارغ ہوگئے اور درس و تدریس کا کام شروع کردیا پھر حجاز مقدس چلے گئے وہاں ایک عرصہ تک رہنے کے بعد وطن واپس آئے اور اصلاح و تربیت کا نظم کیا۔

مکہ معظمہ میں ایک دن وہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کی خدمت میں حاضر تھے حاجی صاحب نے نہایت اصرار اور تاکید سے ہندوستان واپس جانے کا مشورہ دیا اور فرمایا:

”ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا تم ضرور اپنے وطن واپس چلے جاؤ۔ اگر بالفرض تم ہندوستان میں خاموش بھی بیٹھے رہے تو وہ فتنہ ترقی نہ کریگا اور ملک میں سکون رہیگا“

خواجہ صاحب حاجی صاحب کے اس کشف کو فتنہ قادیانی سے تعبیر فرمایا کرتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اس فتنہ کی مخالفت کا حکم دیا تھا چنانچہ خواجہ صاحب نے اپنی زبان اور قلم دونوں سے قادیانیوں کے عقائد باطلہ کی پرزور تردید کی۔

خواجہ صاحب بڑے متبحر عالم تھے ان کے ملفوظات ان کی بلندی فکر اور وسعت معلومات کے بہترین آئینہ دار ہیں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب سے خاص عقیدت رکھتے تھے اور ان کے علمی و عملی کمالات کی شاندار الفاظ میں تعریف فرماتے تھے۔

غیر شرعی رسومات سے خواجہ صاحب کو بڑی نفرت تھی ان کے ملفوظات میں جگہ جگہ اتباع سنت نبوی کی تلقین ہے اور بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے شریعت نبوی کے اتباع سے بڑھ کر کوئی فخر نہیں ہوسکتا۔ (ماخوذ از اولیائے کامل)

پانچ خصلتیں

محمد رفیق غافل ٹانک

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم نے ایک مرتبہ خطبہ دیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ خصلتیں ایسی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تمہارے اندر پیدا ہوجائیں

۱۔ ایک یہ کہ کسی قوم میں بے حیائی پھیلتی ہے تو ان پر طاعون اور وبائیں اور ایسے نئے نئے امراض مسلط کردیئے جاتے ہیں جو ان کے آباؤ اجداد نے سنے بھی نہ تھے

۲۔ دوسری یہ کہ جب کسی قوم میں ناپ تول کا مرض پیدا ہوجائے تو ان پر قحط گرانی مشقت و محنت اور حکام کے مظالم مسلط کر دیئے جاتے ہیں

۳۔ تیسری یہ کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو اس پر بارش بند کردی جاتی ہے

۴۔ چوتھی یہ کہ جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا عہد توڑ دے تو اللہ تعالیٰ ان پر اجنبی دشمن مسلط فرما دیتے ہیں جو ان کے مال بغیر کسی حق کے چھین لیتا ہے

۵۔ جب کسی قوم کے ارباب اقتدار کتاب اللہ کے قانون پر فیصلہ نہ دیں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام ان کے دل کو نہ لگیں تو اللہ تعالیٰ ان کے آپس میں منافرت اور لڑائی جھگڑے ڈال دیتے ہیں

بلند معیار رسالہ

محمد رفیق غافل ٹانک

عالمی رسالہ ختم نبوت مطالعہ سے اکثر گزرتا ہے بعض مضمون تردید وتفتیش بار بار پڑھنے سے آدمی سیر نہیں ہوتا رسالہ کا معیار کافی بلند اور بہترین ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کارخیر کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

ایک ننھے طالب علم کی آواز

ماجد ربانی چکیا ہ مانسہرہ

سب کہیں کی ختم ناموس رسالت پر سب کچھ قربان ہے ہم تمام بچوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم ابھی سے تیاری کریں گے۔ بڑے ہوکر مرزائیوں کو اپنے عزیز ملک سے ختم کریں گے ہم وزیراعظم سے سوال کرتے ہیں کہ آپ اپنے باپ کے ناموس کا دفاع تو کرتی ہیں مگر رسول اکرم کے ناموس کا دفاع نہیں کرتیں کیا آپ کے ذہن میں والد کی تکریم رسول کریم سے زیادہ ہے!

ماں کیا ہے

خواجہ محمد صدیق خوشاب

ماں کائنات کا سب سے بہترین تحفہ ہے۔ ماں سے بڑھ کر شفیق ہمدرد اور محبت بھرا دل رکھنے والی کوئی شے نہیں۔ ماں ہی وہ عظیم ہستی ہے جس کی عظمت کی داستانیں قرآن سے بھی عیاں ہے۔ ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ مگر اس دنیا میں کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں۔ جن کی ذات اس خوشبو سے ناآشنا ہوتی ہے۔ جس سے سارا جہاں مہک رہا ہے۔ اور جب خود بوڑھے ہوتے ہیں۔ تو تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ اس کا بیٹا اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے۔ جو وہ اپنے والدین سے

کرتا تھا۔ اور جب دل دردِ شدت سے تڑپ اٹھتا ہے تو وہ اپنے ماضی پر افسوس کرتا ہے۔ کاش اگر میں نے ایسا نہ کیا ہوتا۔ والدین کے ساتھ بھلائی کی ہوتی۔ برائی کا بدلہ اس دنیا میں مل جاتا ہے۔ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی محفل میں تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے۔

"اس کی ناک کٹ گئی"

صحابہ کرامؓ نے پوچھا وہ کون بدبخت ہے جس کی عزت آپؐ کے نزدیک کم ہوگئی۔ ارشاد فرمایا وہ بدبخت شخص جس نے ماں کا بڑھاپے میں خیال نہ کیا۔ جس کے گھر جنت آکر پلٹ گئی۔ مائیں ہی وہ ستون ہیں۔ جو عرش کو سنبھالے ہوئے ہیں گھر میں ماں ہی کے دم سے خوشیاں جلوہ افروز ہوتی ہیں۔ ماں ایک رحمت بن کر رہتی ہے۔ اس کی خوشی کے لئے اپنی خوشی قربان کر دیتی ہے اولاد کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتی۔ صبر و استقلال کا پیکر ہوتی ہے۔ ماں روشنی کا ایسا مینار ہوتی ہے۔ جو گھپ اندھیرے

باقی صفحہ پر

مسلمانوں کا خون بہانا جائز نہیں

احادیث نبویؐ کی روشنی میں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اس بات کی شہادت دے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے اور میں خداوند تعالیٰ کا رسول ہوں تو اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک کوئی مسلمان خون حرام (یعنی قتل) کا مرتکب نہیں ہوتا اس وقت تک وہ دین کی وسعت و کشادگی میں رہتا ہے یعنی خداوند تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدائے تعالیٰ سب سے پہلے لوگوں کو جن معاملات کا حکم سنائے گا وہ خون (قتل) کے معاملات ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا زوال آسان ہے مسلمان آدمی کے قتل سے۔ (ترمذی نسائی)

حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر آسمان والے اور زمین والے دونوں کسی مسلمان کے قتل میں شریک ہوں تو خدا تعالیٰ ان سب کو دوزخ کی آگ میں الٹا ڈال دے گا۔ (ترمذی)

حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ ہر گناہ بخش دے مگر اس شخص کا گناہ نہیں بخشا جائے گا جو شرک کی حالت میں مرے یا کسی مسلمان کو جان سے مار ڈالے۔ (ابوداؤد)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بے توفیق مسلمان کسی دوسرے مسلمان بندے کو کسی ایسے موقع پر بے مدد چھوڑے گا جس میں اس کی عزت پر حملہ ہو اور اس کی آبرو اتاری جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ایسی جگہ اپنی مدد سے محروم رکھے گا جہاں وہ اللہ کی مدد کا خواہشمند (اور طلبگار) ہوگا اور جو (باتوفیق مسلمان) کسی مسلمان بندے کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرے گا جہاں اس کی عزت و آبرو پر حملہ ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائے گا جہاں وہ اس کی نصرت کا خواہشمند (اور طلبگار ہوگا)۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت معاذ بن انس انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی بددین منافق کے شر سے کسی بندہ مومن کی حمایت کی (مثلاً کسی شریر بددین نے کسی مومن بندے پر کوئی الزام لگایا اور کسی باتوفیق مسلمان نے اس کی مدافعت کی) تو اللہ تعالیٰ قیامت میں ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اس کے گوشت یعنی جسم کو آتش دوزخ سے بچائے گا اور جس کسی نے مسلمان بندے کو بدنام کرنے اور گرانے کا اس پر کوئی الزام لگایا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر

باقی صفحہ پر

مرزا دجال نے آنحضرتؐ کے مقابلہ میں

مرزا نے اپنے ۹۹ نام رکھ دیئے

(۱) احمد (۲) محمد (۳) مہدی (۴) یٰسین (۵) رسول (۶) مرسل (۷) نبی اللہ (۸) مجدد وقت (۹) نذیر (۱۰) مبعوث اللہ (۱۱) گورنر جنرل (۱۲) حکم (۱۳) عدل (۱۴) امام (۱۵) ہمارا مبارک (۱۶) انعام (۱۷) احمد (۱۸) مرزا غلام احمد قادیانی (۱۹) مرزا (۲۰) عیسٰی (۲۱) ابن مریم (۲۲) مسیح موعود (۲۳) مسیح اللہ (۲۴) مسیح الزمان (۲۵) شیخ المسیح (۲۶) مسیح ابن مریم (۲۷) مسیح محمدی (۲۸) روح اللہ (۲۹) مریم (۳۰) ابن مریم (۳۰) آدم (۳۱) نوح (۳۲) ابراہیم (۳۳) اسمٰعیل (۳۴) یعقوب (۳۵) یوسف (۳۶) لوط (۳۷) ہارون (۳۸) داؤد (۳۹) سلیمان (۴۰) یحییٰ (۴۱) جری اللہ فی حلل انبیا (۴۲) عبداللہ (۴۳) عبدالقادر (۴۴) سلطان عبدالقادر (۴۵) عبدالحکیم (۴۶) عبدالرحمٰن (۴۷) عبدالرافع (۴۸) محمد مطلع (۴۹) ذوالقرنین (۵۰) صفا (۵۱) علی (۵۲) منصور (۵۳) حجۃ اللہ القادر (۵۴) سلطان احمد مختار (۵۵) حبیب اللہ (۵۶) خلیل اللہ (۵۷) اسد اللہ (۵۸) شفیع اللہ (۵۹) آریوں کا بادشاہ (۶۰) کرشن (۶۱) رودر گوپال (۶۲) امین الملک جے سنگھ بہادر (۶۳) برہمن اوتار (۶۴) آدمی (۶۵) مبارک (۶۶) سلطان القلم (۶۷) مسرور (۶۸) النجم الثاقب (۶۹) زکی الاسلام (۷۰) غالب (۷۱) مبشر (۷۲) محی الاسلام (۷۳) خیر الانام (۷۴) احمد (۷۵) شیر خدا (۷۶) شاہد (۷۷) خلیفۃ اللہ السلطان (۷۸) نور (۷۹) امین (۸۰) رجل من فارس (۸۱) سراج منیر (۸۲) ہوشیار (۸۳) شیخ (۸۴) شمس (۸۵) ولی (۸۶) قمر (۸۷) اول المومنین (۸۸) شہزادہ (۸۹) مقبول (۹۰) مرد صالح (۹۱) حق (۹۲) ذوالبرکات (۹۳) الحبر (۹۴) حجر اسود (۹۵) مدینۃ العلم (۹۶) طیب (۹۷) مقبول الرحمٰن (۹۸) کلمۃ الاولیٰ (۹۹) غازی

ظہور امام مہدی علیہ الرضوان

از محمد شفیع عمل الدین، میرپور خاص

حضرت سیدنا مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

"قیامت کی علامات جن کے بارے میں حضرت مخبر صادق علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات نے خبر دی ہے وہ سب حق ہیں ان میں کوئی شک ہرگز نہیں مثلاً سورج عادت کے خلاف مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوگا حضرت عیسیٰ روح اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے دجال کا خروج ہوگا یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے دابۃ الارض نکلے گا اور دھواں جو آسمان سے پیدا ہوگا وہ تمام لوگوں کو گھیرے گا اور دردناک عذاب ہوگا لوگ بے قرار ہو کر کہیں گے اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے دور فرما ہم ایمان لاتے ہیں۔ اور آخر علامات آگ ہے جو عدن سے نکلے گی۔

ایک جماعت نادانی سے گمان کرتی ہے کہ ایک شخص جو ہندوستان کا باشندہ تھا اور اس نے دعویٰ مہدویت کیا تھا۔ اور کہتا تھا کہ وہ "مہدی موعود" ہے پس اس جماعت کا خیال ہے کہ مہدی گزر چکا ہے اور فوت ہو گیا ہے اور اس کی قبر کا نشان دیتے ہیں کہ وہ فرہ میں ہے

حالانکہ

احادیث صحاح، جو کہ شہرت بلکہ معنی کے حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں، وہ سب اس جماعت کو جھوٹا ثابت کرتی ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت) مہدی (علیہ الرضوان) کی جو علامات بیان فرمائی ہیں۔ اس شخص میں جس کے وہ معتقد بنے ہیں وہ مفقود و ناموجود ہیں۔

"احادیث نبوی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والسلام میں ہے کہ (حضرت) مہدی موعود (علیہ الرضوان) جب آئیں گے تو ان کے سر پر ایک بادل کا ٹکڑا ہوگا۔ اس ابر میں ایک فرشتہ ہوگا جو پکار کر کہے گا کہ یہ شخص مہدی ہے اور اس کی متابعت کرو۔

"نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام روئے زمین کے مالک چار شخص ہوئے ہیں ان میں سے دو شخص مومنوں میں سے ہیں اور دو کافروں میں سے ہیں ذوالقرنین، حضرت سلیمان مومنوں میں سے اور نمرود اور بخت نصر کافروں میں سے ہوئے ہیں اور پانچواں جو شخص مالک ہوگا وہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا یعنی مہدی (علیہ الرضوان)

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ خدا تعالیٰ کو میرے اہل بیت میں سے ایک مرد مبعوث نہ فرمائے گا اس کا نام میرے نام کے موافق اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا پس وہ زمین کو انصاف و عدل سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوگی

"اور حدیث میں وارد ہے کہ اصحاب کہف (حضرت) مہدی (علیہ الرضوان) کے مددگار ہوں گے

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور وہ (حضرت امام مہدی) دجال کے قتل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موافقت کریں گے۔

انصاف کی نظر

سے دیکھنا چاہیے کہ اس "شخص میت" (مردہ) میں یہ علامات موجود تھیں یا نہیں (ہرگز نہیں تھیں)

"علاوہ ازیں اور بھی بہت سی علامتیں ہیں جو حضرت مخبر صادق علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مہدی منتظر کی علامات کے بارے میں ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے جس میں ۲۰۰ علامات درج ہیں۔

"نہایت ہی نادانی اور جہالت کی بات ہے کہ مہدی موعود کا معاملہ بالکل واضح ہونے کے باوجود ایک فرقہ گمراہی میں پھنسا ہوا ہے۔

(از مکتوب ۶۷۔ دفتر دوم)

حضرت سیدنا ومولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات

باقی صفحہ ۲۷ پر

عقیدۂ ختم نبوت کی تائید اور قادیانیت کی تردید میں نظمیں

ہر چہ گویم حق گویم

از: شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی

شاعر ختم نبوت الحاج سید امین گیلانی صاحب کی عمر میں خدا برکت عطا فرمائے اور انہیں مزید ہمت دے کہ وہ اشعار اور نظموں کی صورت میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب کے ساتھ حاکمان وقت کے گریبانوں کو بھی جھنجھوڑتے رہیں۔ آمین محترم گیلانی صاحب نے اس عنوان پر اب تک یوں تو بے شمار نظمیں کہی ہیں لیکن ان میں سے بہت ہی اہم نظمیں منتخب کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کتابی صورت میں شائع کر دی ہیں۔ ان میں حاکمان وقت کے گریبانوں کو بھی پکڑ لیا ہے اور قادیانیت کا بھی خوب تعاقب کیا گیا ہے گویا اب تک اس موضوع پر کہی جانے والی کم و بیش تمام نظمیں اس کتاب میں جمع ہو گئیں اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً جلسوں اور کانفرنسوں میں پڑھنے والے حضرات کے لیے یہ نادر تحفہ ہے کتاب خوبصورت ٹائیٹل اور عمدہ کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف دس روپے ہے۔ آج ہی منگوا لیجئے کہیں دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ یہ قیمت پیشگی روانہ فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبر: ۴۰۹۷۸

پاکستان سینٹر دوبئی میں

7 اکتوبر ۱۹۸۵ء کو حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

کا باطل شکن اور ایمان افروز خطاب

ضبط و ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی، لندن

قادیانی مفتی فضل دین کا فتویٰ کہ مرزا صاحب کا غیر عورتوں کا مس و اختلاط موجب ثواب و برکات ہے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی مذکورہ تقریر حضرت کی نظر ثانی کے بغیر ہی شائع کی جا رہی ہے اس لیے (۱) تقریر کی ذمہ داری مرتب پر ہے۔ حضرت مدظلہ کی نظر ثانی کے بعد اسے کتابچہ کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ اس سے پہلے کوئی صاحب اسے کتابچہ کی شکل میں شائع نہ کرے۔ (منظور احمد الحسینی)

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد۔

میرا ارادہ آج یہ تھا کہ قادیانیوں کے سلسلے میں چند سوالوں کا جواب دوں، میں سیاسی آدمی نہیں ہوں، اس لئے مجھے سیاسی باتیں آتی نہیں ہیں لیکن میرے بھائی عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب نے جن باتوں کی طرف اشارات کئے ہیں ان میں سے صرف دو کی مختصر تفصیل پہلے کر دینا چاہتا ہوں اس کے بعد میں اپنا مضمون عرض کروں گا۔

ایک یہ کہ قادیانیوں کا سربراہ مرزا محمود احمد تقسیم سے پہلے نہ کانگریس کا ساتھی تھا نہ مسلم لیگ کا کسی نے اس سے پوچھا کہ ہونا کیا چاہیے تو اس نے کہا۔

"ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت کی حفاظت اور ان کی کامیابی کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کیوں دعائیں کیں۔ حضور (مرزا محمود احمد قادیانی) بھی ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں اور اپنی جماعت کے لوگوں کو جنگ میں مدد دینے کے لئے بھرتی ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں حالانکہ انگریز مسلمان نہیں۔ اس کے جواب میں حضور (مرزا محمود احمد) نے جو ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ عرض کیا جاتا ہے۔

فرمایا اس سوال کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو نظارے

سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار کو قائم رکھا جائے تاکہ یہ نظام کسی ایسی طاقت (مسلمان ہی مراد ہو سکتے ہیں) کے قبضے میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لئے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو۔ جب جماعت میں قابلیت پیدا ہو جائے گی اس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ یہ وجہ ہے انگریزوں کی حکومت کے لئے دعا کرنے اور ان کو فتح حاصل کرنے میں مدد دینے کی۔" (روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۲ جون ۱۹۴۵ء)

یہ وہی بات ہے جس کو بدنام زمانہ جج جسٹس منیر نے اپنی رپورٹ میں یوں لکھا تھا کہ "احمدیوں" کی بعض تحریروں سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ انگریزوں کا جانشین بننے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ تو خدا جانے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت جو مرزا محمود کو معلوم ہوئی تھی کدھر چلی گئی۔ فضا کا رنگ بدل گیا اور ملک کی تقسیم کے آثار پیدا ہونے لگے تو مرزا محمود نے پھر اعلان کیا اور "الہامی اعلان" کیا۔ اپنا ایک خواب ذکر کیا اور کہا کہ مجھے یہ رؤیا ہوا ہے اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔" (الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

ان کا الہامی عقیدہ تھا اسی ضمن میں یہ اس بات کی بھی کوشش کرتے رہے کہ کم از کم اور نہیں تو قادیان کو ایک آزاد اسٹیٹ بنا دیا جائے ایک آزاد ریاست ہو کم از کم اتنا ہی خطہ اور نہیں زیادہ چاہیے ہیں۔

قادیانی الہامی طور پر پاکستان کی پیدائش کے بھی مخالف اور پاکستان کے وجود کے بھی مخالف ہیں

یہ بھی نہ ہوا بالآخر مرزا محمود کو وہاں سے آنا پڑا اور بتانے والے بتاتے ہیں اور صحیح بتاتے ہیں کہ عورتوں کا برقعہ پہن کر آیا قادیان سے نکلا جیسا کہ اس کا بیٹا مرزا طاہر ربوہ سے راتوں کو چھپ کر نکلا اور فوراً لندن سے

مرزا قادیانی وبائی ہیضہ کی موت مرا کہ دونوں راستوں سے پاخانہ جاری تھا

دکھائے گئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ ایک گری ہوئی دیوار بنادی گئی جس کی وجہ بعد میں یہ بیان کی گئی کہ اس کے نیچے خزانہ تھا جس کے مالک چھوٹے بچے تھے۔ دیوار اس لئے بنادی گئی کہ ان لڑکوں کے بڑا ہونے تک خزانہ کسی اور کے ہاتھ نہ لگے اور ان کے لئے محفوظ رہے۔ دراصل حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے متعلق پیشگوئی ہے جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت بھاگ گیا) یہاں لاہور آکر پہلے اس نے دو بڑی بڑی ہندوؤں کی بلڈنگیں تھیں ان پر قبضہ جمایا یہ پہلے ملیں تھیں ڈیڑھ دو سال وہاں رہے اور پھر وہاں سے آکر ربوہ ایک مستقل شہر آباد کیا اور وہاں رہے۔

مجھے کہنا یہ ہے کہ مرزا محمود جب مرا تو اس کی قبر پر یہ کتبہ لکھا گیا۔ یہ وصیت لکھی گئی کہ جماعت احمدیہ کو وصیت کرتا ہوں کہ جب کبھی قادیان جانا ہو تو میری لاش کو قادیان لے جائیں۔ قادیان میں دفن کریں۔ مجھے بھی وہیں دفن کریں اور ان کی ماں کو بھی۔

یہ جو کشمیر کی جنگ ہوئی، اب یہ سرکاری راز ہوتے ہیں اور بعد میں وہ آؤٹ بھی ہوجاتے ہیں بعد از وقت بات ہوتی ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔

ان قادیانیوں نے کشمیر کا محاذ تمام حکام کے علی الرغم کھولا تھا مقصود یہ تھا کہ کسی طرح قادیان تک پہنچ جائیں اور قادیان تک پہنچ کر پھر کوئی گھپلا کرلیں۔ سیالکوٹ کے محاذ پر فرقان بٹالین لگی رہی اسی طرح کشمیر کے محاذ پر ایک تو مجھے اس بات کی وضاحت کرنی تھی کہ ان کو بادل نخواستہ پاکستان میں آنا پڑا ہے۔ بدنام کرتے ہیں۔ "احراری ملاؤں" کو۔ اور آج تک کرتے ہیں کہ یہ کانگریسی احراری مُلّاں پاکستان کے خلاف تھے۔ لیکن کبھی کسی عالم یا مولوی نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اللہ کی مشیت یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان متحد رہنا چاہیئے۔ پاکستان نہیں بننا چاہیئے۔ اللہ کی مشیت یہ چاہتی ہے۔ کسی عالم نے یہ نہیں کہا تھا۔

کچھ علماء ایسے تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کے حق میں بہتر یہ ہے کہ تمام مسلمان متحد رہیں اور کچھ حضرات کی رائے یہ تھی کہ مسلمانوں کا حصہ الگ مل جانا چاہیے ایک سیاسی نظریہ تھا۔ کہنا مجھے یہ ہے کہ یہ الہامی طور پر پاکستان کی پیدائش کے بھی مخالف اور پاکستان کے وجود کے بھی مخالف۔ اس لئے کہ ان کو معلوم ہے کہ پاکستان ایک اسلامی سلطنت ہے اور اسلامی سلطنت میں جتنا خطرہ قادیانیوں کو ہوسکتا ہے غیر اسلامی .

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے

میر قاسم علی قادیانی سے تین سو روپے انعام جیتا

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ مجھے حیض آتا ہے

اور میں دس مہینے تک حاملہ رہا۔

سلطنت میں یا سیکولر سلطنت میں نہیں ہوسکتا۔

ایک تو مجھے اس بات کی وضاحت کرنی تھی دوسری مجھے اس بات کی وضاحت کرنی تھی کہ ڈاکٹر عبدالسلام طبعیات کا ماہر ہے اور یہودیوں نے اس کو انعام دیا۔ انعام دے کر اسے ساری دنیا میں اچھالا۔ اس کا نتیجہ یہ کہ پاکستان کی وہ اسمبلی جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اسی اسمبلی میں عبدالسلام قادیانی کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی یعنی اس کو انعام دینے کی۔ صدر مملکت تشریف فرما تھے اور ان کے سر پہ کھڑے ہوکر عبدالسلام قادیانی نے کہا کہ میں پہلا مسلمان ہوں جس کو یہ انعام ملا ہے۔

اس نوبل پرائز کے ذریعے اس نے ہمارے صدر کو سامنے بٹھا کر اسلام کی سند حاصل کی۔ اس اسمبلی میں جس اسمبلی نے اس کو غیر مسلم قرار دیا تھا اور یہ وہی ڈاکٹر عبدالسلام تھا کہ جب ۷۴ء، ۱۹ء میں اسمبلی نے فیصلہ کیا تو اس نے اپنی پاکستان کی شہریت منسوخ کردی تھی اور کہا تھا کہ میں اس ملک میں نہیں آؤں گا جو احمدیوں کو غیر مسلم کہتا ہے اور پھر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے دوسرے اسلامی ممالک کے دورے بھی اس سے کروائے گئے اور رفتہ رفتہ نوبت بایں جا رسید یہاں تک نوبت پہنچی اور ٹیکنالوجی اور سائنس کا جو اسلامی ادارہ بنایا گیا ہے یعنی تمام مسلمانوں کا متحد ایک ادارہ، اس ادارے کا سربراہ عبدالسلام قادیانی کو بنایا گیا اور پانچ ارب ڈالر اس کے سپرد کئے گئے۔

میں اپنے ملک کے صدر محترم اور وزیر اعظم اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک (جتنے بھی ہیں اللہ کا فضل ہے بہت سے اسلامی ممالک ہیں) ان کے تمام چھوٹے بڑوں سے میرا یہ سوال ہے اور میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کونسی ہوگی جس کا سربراہ قادیانی ہو وہ کیسی اسلامی ہے؟

اور دوسرا سوال یہ کہ جو شخص شریعت کی رو سے مرتد اور زندیق ہے اسلام اور مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے۔ غلام احمد قادیانی سے لے کر آج تک جن قادیانیوں کا پیشہ مسلمانوں کی جاسوسی کرنا اور اسلامی ممالک کے گلے پہ چھری پھیرنا رہا ہے وہ آپ کے اس سائنسی ادارے کا سربراہ بن کر مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچائے گا۔

یہ وہی قادیانی نہیں ہے جیسا کہ مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے بتایا جب بغداد پر انگریزوں نے قبضہ کیا۔ انگریزوں نے تسلط حاصل کیا اور جب اس کا سقوط ہوا تو الفضل اپنے اخبار نے لکھا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

"انگریز میری تلوار ہے ہم اپنی مہدی کی تلوار کی چمک ساری دنیا میں دیکھنا چاہتے ہیں۔"

بغداد کے سقوط پر قادیان میں چراغاں کیا گیا جس دن قسطنطنیہ میں خلافت کا سقوط ہوا یعنی خلافت ختم کردی گئی تمام عالم اسلام خون کے آنسو رو رہا تھا۔ آل عثمان

مرزا قادیانی بھالو (غیر محرم عورت) سے پاؤں کیوں دبواتا تھا؟

کی خلافت جیسی بھی تھی وہ جیسے بھی تھے سو ان میں عیب ہوں گے سب فرض کرو لیکن خلافت ایک اسلام کا نشان تھا۔ کمال اتاترک کے ذریعے ان طاغوتی طاقتوں نے آل عثمان کا تختہ الٹا اور خلافت ختم کردی۔ خلافت پر قلم پھیر دی کہ آئندہ کے لئے خلافت نہیں ہو سکتی۔

تم سب کچھ حاصل کر سکتے ہو لیکن اسلامی خلافت آج تمہیں نہیں مل سکتی۔ جس دن آل عثمان کا تختہ الٹا گیا اور اسلامی خلافت پر لکیر کھینچی گئی سارا عالم اسلام خصوصیت کے ساتھ ہندوستان خون کے آنسو رو رہا تھا لیکن قادیانی اس دن بھی چراغاں کر رہے تھے۔ گھی کے چراغ جل رہے تھے اور قادیانیوں کے آرگن الفضل نے اس وقت اداریہ لکھا کہ "آل عثمان مٹتے ہیں تو مٹنے دو۔ ہم ان کو خلیفہ نہیں سمجھتے ہمارا بادشاہ جارج پنجم ہے اور ہمارے خلیفہ امیر المومنین مرزا محمود ہیں۔"

یہ قادیانی اس لائق ہیں کہ ان کو کلیدی عہدوں پہ بٹھایا جائے (لوگوں نے کہا ہرگز نہیں۔) آج یہاں ہم قونصلیٹ میں گئے وہاں ان سے ہماری باتیں ہوتی رہیں ایک بات یہ بھی ہوئی کہ دنیا کا کوئی ملک بشمول سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی قادیانی ہر ادارے میں موجود نہ ہو خفی یا جلی۔

ہم انڈونیشیا گئے وہاں کے سفارت خانے میں پہنچ گیا۔ پتہ چلا یہاں ایک ٹائپسٹ قادیانی ہے۔ بس ان کا کام چلتا ہے۔ وہ اپنا چپڑاسی بھی رکھ دیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پوری ایمبیسی کی خبریں اور رپورٹیں قادیانیوں کے مرکز کو پہنچتی ہوں گی۔ مسلمانوں کا کوئی راز قادیانیوں سے راز نہ رہا۔ میں نے وہاں قونصلیٹ میں کہا ہم نہیں سمجھتے مسلمانوں کو عقل کب آئے گی۔ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ تمام راز ان کے سامنے ہیں اور جب ہم کچھ کہتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو سمندر میں پھینک دیں۔ سمندر میں نہ پھینکو ان کا کوئی علاج کرو۔ ہم کیا کریں یعنی ہم سے کیوں سوال کرتے ہو۔

آپ حضرات سے ایک بات تو میں یہ کرنا چاہتا تھا کہ ہر قادیانی کو دو چار دس بیس باتیں ایسی یاد ہوتی

بغداد کے سقوط پر قادیان میں چراغاں کیا گیا

ہیں ہمارے مسلمان کے ساتھ وہ بات کرے گا اور مسلمان کو مغالطہ میں ڈال دے گا۔ ہر قادیانی کو انہوں نے دو چار باتیں رٹائی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک یہ کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ ٹٹی اور پیشاب کہاں کرتے ہیں (العیاذ باللہ) یا یہ کہ جی خدا کو وہاں آسمان پر لے جانے کی کیا ضرورت تھی کیا خدا زمین پر اس کی حفاظت نہیں کر سکتا تھا۔ یہ دو چار ایسی باتیں عقلی شبہات انہوں نے ہر قادیانی کو رٹائے ہوئے ہیں ہر مسئلے پر رٹائے ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی اچھا قسم کا مولوی بھی ان سے گفتگو کرے تو وہ چپ کرادیں گے۔ ان سے وہی بات کر سکتا ہے جو ان کی رگ کو جانتا ہو۔

کم از کم قادیانیوں کے مقابلے میں آپ حضرات کو بھی ہر مسلمان کو کم از کم دو چار نکتے تو ایسے رٹ لینے چاہئیں کہ آپ لوگ ان کو چپ کرا سکیں۔ لمبی چوڑی تقریریں تو شاید آپ کو محفوظ نہ رہیں لیکن دو چار نکتے تو آپ معلوم کر سکتے ہیں کسی ہمارے عالم کے پاس بیٹھ جایئے کہ ایک گر کی بات بتا دیجئے کہ اس طرح پھونک ماری اور قادیانی بھاگا۔ ہمارے حضرت مولانا محمد علی جالندھری قدس سرہ ونور اللہ مرقدہ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ شیخوپورہ کے ایک اسکول میں ایک قادیانی استانی آگئی (یہ بھی ایک مستقل موضوع ہے کن کن محکموں پر کس کس طرح قادیانی مسلط ہیں) اور اس استانی کا کام تھا لڑکیوں کو گمراہ کرنا۔ میرا ایک دفعہ وہاں جانا ہوا تو بچیوں نے مجھ سے شکایت کی کہ قادیانی استانی تبلیغ کرتی رہتی ہے اور ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک بات بتا دیتا ہوں۔ اپنی استانی جی سے وہ بات پوچھ

خلافت عثمانیہ کے سقوط پر مسلمان خون کے آنسو رو رہے تھے جبکہ قادیانی خوشیاں منا رہے تھے

لینا۔ تم ان سے یہ پوچھنا کہ تمہارا مرزا "بھانو" سے پاؤں کیوں دبوایا کرتا تھا۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اب چار پانچ لڑکیاں تیار ہو گئیں۔ استانی آئی اور بات کرنے لگی تو ایک لڑکی نے کہا استانی وہ تمہارا مرزا بھانو سے پاؤں کیوں دبواتا تھا۔ دوسری نے یہی بات کہی، تیسری نے یہی بات کہی اور سب نے کہہ دیا بھانو بھانو بھانو بھانو۔ تیسرے دن اس نے اسکول چھوڑ کر اپنا تبادلہ کروا لیا۔ برداشت کر سکتی تھی؟ اور میں نے حوالہ بتایا تھا کہ کسی قادیانی نے سوال پوچھا کہ "حضرت مسیح موعود غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں کیا ان سے پردہ منع ہے۔ جواب میں ان کا مفتی فضل دین لکھتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود نبی معصوم ہیں ان سے مس اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب ثواب و برکات ہے۔"

تم ختم نبوت کے دفتر سے اس اخبار کا فوٹو لے لو اور ایک ایک قادیانی کو دکھاؤ۔ اور کہو کہ پہلے یہ بات بتاؤ آگے پھر بات کرنا۔ حیات مسیح، وفات مسیح، ختم نبوت جاری ہے یا بند ہے یہ تم نے کیا چکر چلا رکھے ہیں یہ بتاؤ کہ نبی معصوم غیر محرم عورتوں سے تنہائی میں ٹانگیں دبوایا کرتے ہیں۔ یہ میں نے ایک بات بتائی دو چار ایسے نکتے یاد کر لو۔

ایک بات قادیانیوں سے یہ کہو کہ کیا کسی شریف کے مرتے وقت ایسا دیکھا گیا ہے کہ آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے پاخانہ جاری ہو۔ مرزا "وبائی ہیضہ" کی موت مرا بس "وبائی ہیضہ" تم نے کہا اور قادیانی بھاگا نہیں۔ اس کا حوالہ بھی ہمارے ختم نبوت کے دفتر سے لے لو۔ اس کا فوٹو اسٹیٹ لے لو اور ایک ایک قادیانی کو دکھاؤ۔ مولوی ثناء اللہ سے مرزا نے مباہلہ کیا تھا بددعا کی تھی۔ لمبا واقعہ ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مرزا نے اپریل ۱۹۰۷ء میں بددعا کی کہ یا اللہ مولوی ثناء اللہ مجھے دجال، کذاب، مکار، جھوٹا، فریبی یہ یہ کہتا ہے یا اللہ ہمارے درمیان میں سچا فیصلہ فرما دے۔ اگر میں واقعی تیری طرف سے ہوں تو مولوی ثناء اللہ میرے سامنے مرے نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ خدائی عذاب سے جیسے ہیضہ، طاعون۔ ایسے عذاب سے مرے اور اگر میں

جھوٹا ہوا اور مولوی ثناء اللہ سچا ہے تو تو مجھے ثناء اللہ کے مقابلے میں مجھے موت دیدے اور ثناء اللہ کی زندگی میں۔ نتیجہ کیا ہوا۔ ایک سال کے بعد مرزا مر گیا۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں مر گیا اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری پاکستان بننے کے بعد سرگودھا آئے۔ اور ۱۹۴۹ء میں ان کا انتقال ہوا تو جو بددعا مرزا نے کی تھی یعنی دونوں میں سے سچے اور جھوٹے کے حق میں کہ جھوٹا آدمی سچے کی زندگی میں مر جائے وہ دعا اللہ نے قبول فرمائی اور جیسی موت مانگی تھی ویسی موت آئی یعنی ہیضہ کی موت۔

یہاں درمیان میں ایک لطیفہ سنا دوں جب مرزا مر گیا تو قادیانیوں نے بڑا شور مچایا۔ مولانا ثناء اللہ صاحبؒ نے لکھنا شروع کیا۔ یہ اہلحدیث عالم تھے ان کو لوگ فاتح قادیان کہا کرتے تھے۔ امرتسر میں رہتے تھے اور مرزے کے ساتھ مقابلہ رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ تو آخر اس مسئلے پر گفتگو کے لئے مرزا کا ایک مرید میر قاسم علی، اس نے طے کر لیا کہ لدھیانہ میں اس پر مناظرہ ہوگا۔ اس موضوع پر کہ مرزا صاحب جو مرے ہیں یہ اپنی بددعا سے مرے ہیں۔ یہ اس کے جھوٹے ہونے کی علامت ہے یا نہیں اور اتفاق کی بات کہ لدھیانہ ہر جگہ آتا ہے۔ یہ مناظرہ بھی لدھیانہ میں طے ہوا اور اس مناظرہ کا فیصلہ کرنے کے لئے اب جج کس کو بنایا جائے۔ اگر کسی مسلمان کو بناتے ہیں تو وہ مولوی ثناء اللہ کی رعایت کرے گا اور اگر کسی مرزائی کو بناتے ہیں تو وہ اس کی رعایت کرے گا۔ بالآخر یہ ٹھہری وہاں لدھیانہ کے ایک جج تھے سردار صاحب خالصہ جی خود میر قاسم علی نے اس کا نام پیش کیا کہ اس کو جج بنا لیا جائے اور تین سو روپے انعام رکھا گیا کہ جو جیت جائے وہ تین سو روپیہ جیتنے والے کو دے۔ لدھیانہ میں مناظرہ ہوا مولانا ثناء اللہ اور میر قاسم علی کا اس موضوع پر کہ مرزا نے جو بددعا کی تھی اس کے مطابق وہ مرا ہے یا نہیں اور وہ مر کر اپنے جھوٹا ہونے پر مہر لگا گیا ہے یا نہیں۔ جج نے مناظرہ سننے کے بعد مولانا ثناء اللہ کے حق میں فیصلہ دیا اور

اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کا سربراہ
عبدالسلام قادیانی مرتد کو کیوں بنایا گیا ہے

تین سو روپے جیب میں ڈال مولانا ثناء اللہ امرتسر آگئے۔ کہنا یہ ہے کہ اپنی اس پیشگوئی کے مطابق بددعا کے مطابق مرا اور ہیضے کی موت مرا۔ اور ہیضہ بھی وبائی ہیضہ۔ ہمارے پاس اس کا ثبوت بھی موجود ہے۔ آپ ختم نبوت کے دفتر سے یہ بھی منگوا لیں۔ کتاب حیات ناصر مرزا کے سسر کی سوانح عمری ہے۔ اس کے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے۔ کہ میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دس بجے رات

مرزا جھوٹا تھا لہٰذا سچے (مولانا ثناء اللہؒ) کی زندگی میں مر گیا

ہیضہ ہوا تھا دو بجے طبیل بج گئی تو کہتا ہے کہ میں دو بجے غالباً حاضر ہوا تھا حضرت صاحب نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے" یہ آخری الفاظ تھے جو آپ کے منہ سے نکلے اس کے بعد کوئی صاف بات میرے علم میں آپ نے نہیں کی۔ یہ مرزے کے آخری لفظ ہیں۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ کاش کسی کو نصیب ہوتا۔

وبائی ہیضے کی بات کرو۔ بھانو کی بات کرو اور بہت سے نکتے ہم بتا سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ قادیانی جو مسلمانوں کو مغالطہ دیتے ہیں اور خواہ مخواہ پکڑ لیتے ہیں تو ہر مسلمان اگر دو چار نکتے ایسے نوٹ کرے تو قادیانی بھی نہیں چلے گا۔۔۔ مرزا قادیانی

عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ تین ایک ہیں اور ایک تین ہیں یہ معمہ ہمیں آج تک وہ سمجھا نہیں سکے تھے یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا معمہ لوگوں کو کیسے سمجھ میں آیا یعنی خود غلام احمد خود ہی مریم اور خود ہی مسیح بن مریم

یہ کہتا ہے مجھے حیض آتا ہے۔ بتاؤ حیض عورت کو آیا کرتا ہے یا مرد کو آیا کرتا ہے۔ تو مرزا مرد تھا یا عورت تھی اور کہتا ہے پہلے اللہ نے مجھے مریم بنایا پھر میں

باقی صفحہ ۲۶ پر

مرزا دجال کے
اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں

- میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں بے شک وہی ہوں۔ جس نے آسمان تخلیق کیا۔ (آئینہ کمالات صفحہ نمبر ۵۶۴)
- مجھے فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے یہ صفت خدا کی طرف سے مجھے ملی ہے (خطبہ الہامیہ نمبر ۱)
- ہر شخص ترقی کر سکتا ہے بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے (الفضل قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)
- حضرت محمد عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے (اخبار الفضل ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)
- یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے (حقیقت النبوۃ ص ۲۲۹)
- میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸)
- اللہ تعالیٰ نے میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے محمد کا وجود قرار دیا ہے (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱)
- سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱)
- پس اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) قرآن کریم کے معنوں کی رو سے بھی نبی ہیں اور لغت کے معنوں کی رو سے بھی نبی ہیں (حقیقت النبوۃ صفحہ ۱۷۴)

بریڈ فورڈ میں چھٹی سالانہ عالمی ختمِ نبوت کانفرنس

رپورٹ: مولانا منظور احمد الحسینی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں چھٹی عالمی سالانہ ختم نبوت کانفرنس اسپیڈ بال انڈور کرکٹ سینٹر بریڈ فورڈ میں نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ جس میں برطانیہ بھر سے ہزاروں مسلمانوں نے نہایت جوش و ولولے کے ساتھ شرکت کی۔ کانفرنس صبح ۹ بجے سے شام ۷ بجے تک جاری رہی درمیان میں نماز ظہر کا وقفہ دیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ مولانا خان محمد مدظلہ العالی نے کی۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انبیاء کرام ؑ کی جماعت اس کائنات میں سب سے افضل و اکمل اور مقدس ترین جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت و رسالت کے لیے منتخب کیا ہے ان میں سے کسی ایک کی تحقیر و تنقیص چونکہ اس منصب رفیع کی توہین ہے اس لیے باجماع امت یہ بدترین کفر و ارتداد ہے۔ انہوں نے کہا موجودہ دور کے جھوٹے مدعی نبوت کے کفر و ارتداد کے باوجود بے شمار ہیں ان میں سے ایک خبیث ترین سبب یہ ہے کہ اس نے قریب قریب تمام انبیاء خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مختلف عنوانات سے سخت توہین کی ہے۔

عالمی مجلس کے نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے کہا کہ تکمیل شریعت اور حفاظت دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی زبردست دلیل ہے انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام ہر مسلمان کی ڈیوٹی ہے انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ انہوں نے مغربی افریقہ کے ملک مالی میں عظیم الشان کامیابی پر مالی جانے والے وفد ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کیا۔ عالمی مجلس کے جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں عالمی مجلس کی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت کو شروع ہی سے اکابر اولیاء اور علماء کرام کی سرپرستی حاصل رہی ہے اس جماعت کا طرۂ امتیاز ہے کہ اس نے امت محمدیہ کے تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا ہے۔

ختم نبوت کانفرنس کے چیف آرگنائزر اور عالمی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا عبدالرحمٰن باوا نے کہا کہ پہلے ہر فتنہ کے عروج کا زمانہ ہوتا ہے پھر اس پر زوال آتا ہے جو فتنہ سو سال سے چل رہا تھا اب اس کا زوال شروع ہو گیا ہے انہوں نے کہا منکرین ختم نبوت کے فتنہ کے خلاف امت مسلمہ کی جدوجہد فیصلہ کن مراحل میں داخل ہو گئی ہے لہٰذا تمام امت محمدیہ مل کر اس آخری معرکہ کو سر کریں۔

ڈاکٹر علامہ خالد محمود نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں جہاد منسوخ نہیں جہاد قیامت تک باقی ہے حضرت عیسیٰ ؑ آسمان سے تشریف لائیں گے اس وقت ساری دنیا ایک ملت پر ہو جائیگی ایک ہی مذہب اسلام ہو گا تو جہاد کی ضرورت نہیں رہے گی۔ جہاد کی وجہ کفر اور کافر ہیں۔ جب کفر باقی نہیں تو لڑائیاں ختم۔ انہوں نے کہا کہ چودھویں صدی کے جھوٹے مسیح نے حدیث کا مطلب نہ سمجھا اور اپنی طرف سے جہاد کو حرام قرار دیا جبکہ دنیا میں کافر بھی موجود ہیں اور کفر کی شوکت اور طاقت بھی موجود ہے۔

ادارہ دعوت و ارشاد کے سربراہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے اور قیامت سے قبل دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے یہ امت کا اجماعی عقیدہ ہے اس کا منکر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے انہوں نے کہا کہ حضرت مہدیؑ اور حضرت عیسیٰ دو علیحدہ شخصیتیں ہیں یہ ایک شخصیت کے دو نام نہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں مسیح ابن مریم یا مہدی ہوں وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

مولانا عبدالرشید ربانی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور مبلغین کو ہر سال برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے پر مبارکباد دی انہوں نے کہا کہ ہمیں متحد ہو کر کفر و ارتداد کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ جناب حسن محمود عودہ نے کہا کہ میں اسلام لانے سے پہلے قادیانیوں کا مشہور و معروف مبلغ تھا۔ اللہ نے مجھے ہدایت سے نوازا اور میں علماء اسلام کی کتابیں پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ سویڈن میں قادیانیوں کا سربراہ قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو چکے ہیں انہوں نے کہا میں ایک مرتبہ پھر تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتا ہوں۔

عالمی مجلس کے مبلغ اور ختم نبوت کانفرنس کے آرگنائزر مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ انبیاء کرام ؑ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتابیں نازل ہوا کرتی ہیں کوئی نبی ایسا نہیں جو خود کتابیں لکھتا ہو کتابوں کی تصنیف کرنے والا "مصنف" تو کہلا سکتا ہے انہوں نے کہا اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لہلہاتا باغ ہے اس باغ کی حفاظت ہر عالم اور امتی کی ذمہ داری ہے۔ مولانا قاری محمد طیب عباسی نے کہا کہ اسلامی عقائد کا جاننا ہر مسلمان کا فریضہ ہے اور تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں ہر مسلمان کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

عالمی مجلس کراچی کے جنرل سیکرٹری مولانا انور نا ردقی نے کہا کہ ختم نبوت پر ہمارا کامل ایمان ہے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی بنیادی پہچان ہے مولانا نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ منکرین ختم نبوت کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

کونسل آف مساجد کے صدر جناب شیر اعظم نے عالمی مجلس اور علماء کرام کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے بریڈ فورڈ کو ختم نبوت کانفرنس کے اعزاز سے نوازا۔ انہوں نے کہا تو ہینِ انبیاء کا مرتکب سلمان رشدی کے خلاف جہاد جاری رہے گا انہوں نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سلسلے

اخبارِ ختمِ نبوت

میں او۔ آئی۔ سی کی کانفرنس (جو حال ہی میں قاہرہ میں منعقد ہوئی ہے) کی قرارداد پر عمل کرے۔

بنگلہ دیش کے عالم مولانا محمد اشرف علی نے بنگلہ دیش کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہاں قادیانیوں کو آئینی طور پر جلد غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ بصورت دیگر بنگلہ دیش کے مسلمان تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔

کانفرنس سے مولانا احمد پانڈور، مولانا منیر قاسم مولانا شمس الحق، مولانا عبدالجلیل مولانا قاری اسماعیل رشید مولانا محمد نعیم، مولانا محمد اسلم زاہد کراچی چیمبر آف کامرس کے سابق نائب صدر جناب محمد حسین کا پڑیا اور دیگر حضرات نے بھی خطاب کیا۔ عالمی مجلس نے ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر علماء اسلام اور مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔

نوٹ:۔ مزید تفصیلات موصول ہونے پر شائع ہوں گی۔

AL-AZHAR URGES MUSLIMS TO COMBAT HERETIC CULTS

The Islamic Research Academy at the Azhar University has called on Muslims to mobilise all their energies and resources to combat the nefarious activities carried out by the heretic Qadiyanis and Bahais.

Describing these sects as main sources of spreading blasphemous and heretic ideas, the academy said they were renegades to the religion of God. It was necessary for the Muslims to combat their malicious activities by all means.

A study made by the academy and approved by the Rector of the Azhar University, Shaikh Jad al-Haq Ali throws light on the historical causes of the emergence of these heretic sects.

It said they were mixture of ideas and philosophies of man-made religious orders. They have nothing new to offer to the Islamic religion. The study stressed the fact the these heretic sects were created by the Zionists and imperialists to serve their own ends. The Muslim Ummah has suffered great damage at the hands of these heretics as they have been waging an undeclared war on Islam. It is therefore imperative for all Muslims to stand united and fight against the enemies of Islam with all material and intellectual resources at their disposal.

(Courtesy: 'MUSLIM WORLD NEWS')

قادیانیوں اور دہریہ تحریکوں کا مقابلہ کرنے کیلئے جامعہ الازہر کے ریکٹر کی مسلمانوں سے اپیل

گمراہ قادیانیوں اور بہائیوں کی غلط مشترکہ حرکات کا مقابلہ کرنے کے لئے الازہر یونیورسٹی کی اسلامک ریسرچ اکیڈمی نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے وسائل اور طاقت ان کے خلاف استعمال کریں اسلامک ریسرچ اکیڈمی نے ان گمراہ گروہوں کو دہریہ اور مجرمانہ خیالات پھیلانے کا ذمہ دار قرار دیا ہے یہ گمراہ لوگ اللہ کے دین کے مخالف غداروں کا کردار ادا کر رہے ہیں مسلمانوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان کی مجرمانہ حرکتوں کا مناسب طریقے سے کریں الازہر یونیورسٹی کے ریکٹر (جامعہ اعلیٰ) کی ہدایات پر اسلامک ریسرچ اکیڈمی نے ایک تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے جو ان گمراہ گروہوں اور فرقوں کی بنا کے تاریخی اسباب پر روشنی ڈالتا ہے اس جائزے سے یہ معلوم ہوا کہ ان فرقوں کے اصول اور فلسفے انسانوں کے خود تراشیدہ مذہبی سلسلے ہیں جن سے دین اسلام کو کوئی فائدہ نہیں ہے تحقیقی جائزے سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ گمراہ فرقے یہودیوں اور استعماری طاقتوں کے پیدا کردہ ہیں اور مسلم امت نے ان کے ہاتھوں سے بہت زیادہ نقصان اٹھایا ہے کیونکہ یہ طاقتیں اسلام کے خلاف نبرد آزما ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو کر اپنے تمام مادی و علمی وسائل بروئے کار لاتے ہوئے ان دشمنان اسلام کا مقابلہ کریں۔ (بشکریہ مسلم ورلڈ نیوز)

برطانیہ کے اندر ایک اسلامی مملکت کے قیام کا مطالبہ

پچھلے چند برسوں میں عالم اسلام میں جو اسلامی بیداری کی لہر آئی ہے اس سے اسلام کی ابدی و جاودانی صلاحیت پر نوجوانوں کا یقین و اعتماد بڑھا ہے اور بہت سے ملکوں میں اس بیداری کے صالح اور دور رس اثرات بھی محسوس کئے گئے ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کڑی برطانیہ کے اندر ایک اسلامی اسٹیٹ کے قیام کا مطالبہ بھی ہے۔

مسلم انسٹی ٹیوٹ لندن کے زیر اہتمام منعقدہ حالیہ کانفرنس کے ایک جاری کردہ اعلانیہ سے برطانیہ میں مقیم بیس لاکھ مسلم آبادی کے لیے ایک علیحدہ غیر علاقائی ریاست کا مطالبہ کیا ہے منشور میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے قوانین قانون الٰہی سے متصادم ہیں، اس لیے مسلمانوں کو اپنی پسند کی ایک اسلامی مملکت کے قیام کی اجازت دی جانی چاہیئے۔

افواج پاکستان سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے

فیصل آباد / عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی اور چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل مرزا محمد اسلم بیگ سے مطالبہ کیا ہے کہ وسیع تر ملکی مفاد کے پیش نظر افواج پاکستان میں تعینات ۳۲۸ قادیانی افسران غیر مسلموں کو فوری طور پر ملازمت سے برطرف کیا جائے اور وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے تمام اداروں سے قادیانی افسروں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے انہوں نے کہا کہ ایک سوال کے جواب میں قومی اسمبلی کو بتایا گیا تھا کہ

مسلح افواج پاکستان میں قادیانی غیر مسلم افسران کی کل تعداد ۳۲۸ ہے جن میں کیپٹن سے لے کر میجر جنرل تک کے عہدہ کے افسران شامل ہیں جبکہ اسی زمانہ کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ قادیانی غیر مسلم جہاد کے منکر ہیں اس لئے مسلح افواج سے ان کو فارغ کیا جائے اور آئندہ کے لئے فوج میں ان کی بھرتی پر پابندی لگائی جائے یہ کیس ابھی تک وزارت دفاع کے سرد خانہ میں پڑا ہے انہوں نے تجویز پیش کی کہ جب تک قادیانی مرتد افسروں کو فارغ نہیں کیا جاتا اس وقت تک کسی قادیانی کو فرنٹ لائن پر نہ لگایا جائے۔

ٹی آئی کالج ربوہ کے مسلمان ملازم پر قاتلانہ حملہ کے ملزموں کو جلد گرفتار کیا جائے

فیصل آباد / عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری

اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ڈی آئی جی فیصل آباد اور ایس پی جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلم کالونی ربوہ کے مسلمان غلام دستگیر انسپکٹر گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ پر قاتلانہ حملہ کے ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کرایا جائے اور ربوہ مسلم کالونی کے مسلمان الاٹیوں کی حفاظت کے لئے پولیس چوکی قائم کی جائے انہوں نے کہا کہ رہائشی سکیم مسلم کالونی ربوہ میں ہولڈ الاٹیوں نے پلاٹوں پر اپنے مکانات تعمیر کر کے رہائش اختیار کر لی ہے جبکہ غلام دستگیر پہلا رہائشی ہے جس نے جامع مسجد ختم نبوت کے ملحقہ پلاٹ پر مکان تعمیر کر کے رہائش اختیار کی تھی قادیانیوں کو ربوہ میں مسلمانوں کی رہائش برداشت نہیں ہے اس لئے ۱۹ اگست کی رات کو پانچ چھ قادیانی ملزمان نے سوتے میں غلام دستگیر مسلمان پر قاتلانہ حملہ کیا اور بھاگ گئے مضروب کو چنیوٹ کے فضل الٰہی ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا جہاں اس کی حالت خطرناک ہے اس کے سر میں گہرے زخم آئے ہیں ملزمان کے خلاف تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ ۳۰۷، ۴۵۲، ۱۴۸، ۱۴۹ ت پ کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے مگر تا حال ملزمان گرفتار نہیں کیے گئے اس قاتلانہ حملہ کے خلاف جمعہ کے روز مساجد میں احتجاج اور مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا کہ ربوہ میں رہائشی مسلمانوں کی جان و مال کا تحفظ کیا جائے اور دارالنصر شرقی ربوہ کے صدر اور خدام الاحمدیہ کے لوگوں کو شامل تفتیش کیا جائے

تحریک ختم نبوت کے خاموش مجاہد

جناب سید اشفاق حسین انتقال فرما گئے

گزشتہ روز جناب سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق حسین مرحوم جن کا تعلق رامپور یوپی سے تھا اور ناردرن ناظم آباد کراچی میں رہائش پذیر تھے ۸۰ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے خصوصی اور قلبی لگاؤ رکھتے تھے بڑھاپے اور کمزوری کے باوجود ہفتہ میں ایک یا دو دن دس ساڑھے دس بجے تشریف لاتے رسالہ ختم نبوت اور تقسیم کے لئے پمفلٹ وغیرہ لے جاتے۔ مسجد میں نوافل ادا کرتے۔ کوشش یہ ہوتی کہ جلدی چلا جاؤں ہم ان سے کہتے شاہ جی آتنی بھی جلدی کیا ہے؟ فرماتے بھائی! گھر والوں سے چھپ کر آیا ہوں وہ مجھے بڑھاپے کی وجہ سے کہیں جانے نہیں دیتے۔ اور پھر مسکرا کر فرماتے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ میرے تعاقب میں پہنچ جائیں وہ میرا بہت خیال کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے سب گھر والوں سے خوش تھے۔

الغرض شاہ صاحب مرحوم کو بڑھاپے کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے انتہا درجہ کا قلبی لگاؤ اور قادیانیت سے شدید نفرت تھی انہیں شعر و شاعری کا بھی ذوق تھا۔ لیکن نام و نمود سے کوسوں دور تھے اور ہفت روزہ میں اپنا کلام کبھی بھی شائع کرنے کے لئے نہیں دیا۔ رسالہ اور پمفلٹ خود تقسیم کرتے تھے۔ اور دس رسالے کے سالانہ خریدار بناتے تھے۔ اور جب یہاں رسالہ کی رقم جمع کرانے کے لئے آتے تو بہت زیادہ خوش ہوتے تھے۔ ادارہ اس سانحہ پر ان کے لواحقین اور پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے انہوں نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی سوگوار چھوڑی ہے اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے سلسلہ میں ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے آمین۔ قارئین ختم نبوت سے شاہ صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی پرزور درخواست ہے۔ (آمین) (محمد حنیف ندیم)

بین الاقوامی حالات اسلام کے موافق امریکہ و فرانس میں اسلام کی حیرت انگیز اشاعت۔

مغرب میں مسلمانوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے متعلق امریکی اخبارات اور رسائل و مجلات نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان کے جائزہ اور وسیع جائزے کے مطابق اسلام یورپ و امریکہ میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور بین الاقوامی حالات اسلام کے موافق ہوتے جا رہے ہیں۔ اعداد و شمار میں کہا گیا ہے کہ اگر اسلام کی وسعت و ترقی کا یہی تناسب رہا تو بہت ممکن ہے کہ سال رواں کے آخر تک مسلمان فرانس میں آبادی کا ایک تہائی حصہ اور امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد ۲۰ ملیوں تک پہنچ جائے۔ اعداد و شمار نے انکشاف کیا ہے کہ دوسرے مذاہب بالخصوص عیسائیت، بودھ مت، اور ہندوازم کے مقابلہ میں اسلام کا پھیلاؤ پانچ گنا زیادہ ہے اور یہ تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

اعداد و شمار کا دعویٰ ہے کہ مغربی دنیا میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کا پانچ گنا پھیلاؤ ثابت کرتا ہے کہ گویا یورپ اپنے تمدن اور نظریۂ زندگی سے بیزار ہو گیا ہے اور اسے یہ یقین ہو چلا ہے کہ صرف دولت کی فراوانی سے روح کی تسکین نہیں ہو سکتی۔ اس کے برعکس اسلام میں اسے وہ دولت بیش بہا اور گوہر گرانمایہ مل گیا ہے جس سے وہ اب تک محروم رہا ہے۔ لوگ مغربی دنیا کی ابتری اور اخلاقی بگاڑ و تنزلی سے تنگ آ کر اب اسلام کی فضا میں سانس لینا چاہتے ہیں۔

امریکی اخبارات نے مغربی دنیا میں مسلمانوں کی تعداد کے اس اضافہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسلام کی غیر معمولی اشاعت و ترقی کا اصل سبب وہاں مقیم مسلمانوں کی زبردست جدوجہد ہے۔ اسلامی تنظیمیں اور فلاحی ادارے دعوت دین اور فکر اسلامی کی ترویج و تبلیغ میں فعال اور گرانقدر کردار ادا کر رہے ہیں فرانس کی ایک اسلامی تنظیم سیمینار اور کانفرنسوں کا اہتمام اور اسلامی نمائشوں کے دکھانے کا پروگرام مرتب کرتی ہے جس سے خاص طور پر اہل فرانس اسلامی ثقافت اور تہذیب و کلچر سے متعارف ہو رہے ہیں۔

لائبیریا کے مسلمان پر مظالم

افریقہ میں واقع جمہوریہ لائبیریا پچھلے کچھ عرصہ سے زبردست گروہی تصادم کا شکار ہے۔ مسلمان جو اس ملک کی آبادی کا تہائی حصہ ہیں مظلومیت کے دور سے گزر رہے ہیں عیسائی ان کے ساتھ وحشیانہ سلوک اور مظالم ڈھا رہے ہیں جنہیں بڑی طاقتوں کی پشت پناہی اور بعض عالمی [illegible]

یہی افریقہ کے چند مسلمان تاجروں کے ذریعے اسلام سے اس ملک کا تعارف ہوا، اس کے بعد سے برابر اسلام کی بنیادیں مضبوط و پیوست ہوتی رہیں اور باوجود سازشی کوششوں کے اسے اپنی جگہ سے ہلایا نہ جا سکا۔

گزشتہ دنوں میں جب عیسائی مبلغوں کو اسلام کی غیر معمولی اشاعت، اسلامی رجحانات اور دینی فکر کے عام ہونے کا احساس ہوا تو ان کے دلوں میں اسلام کے خلاف صف آرائی کا جذبہ پیدا ہوا، الزام تراشی اور افترا پردازی کا سہارا لے کر مسلمانوں کے خلاف وسیع پیمانے پر غلط پروپیگنڈے شروع کر دیئے، اہل اسلام اور ان کے پیروؤں میں جنبش آنے کے بجائے ان کے حوصلے بڑھے اور اسلام کی ابدی و جاودانی صداقت پر یقین و اعتماد بڑھا۔

جب اسلام دشمن عناصر کو اس مشن میں کامیابی نظر نہ آئی اور کاروان اسلام اپنی منزل کی طرف برابر رواں دواں رہا تو مخالفین اسلام پروپیگنڈہ مہم چھوڑ کر بے جا زور آزمائی اور بے جا طاقت و قوت کے استعمال پر اتر آئے، معصوم و بے گناہ انسانوں کو بے دریغ قتل کیا، ہزاروں جلا وطن کر دیئے گئے، مساجد پر بمباری کی گئی، مدارس و مکاتب مسمار کئے گئے، عورتوں، بوڑھوں، بچوں اور بچیوں کو بھی اس بہیمانہ کاروائی کا نشانہ بنایا گیا اور خون آشامی اور وحشت و بربریت کا ایسا مظاہرہ کیا گیا کہ لائبیریا کی پوری تاریخ میں کہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔

اس جارحانہ کاروائی کے پس پردہ شرپسند عناصر ملک سے اسلام کا نام و نشان مٹا دینا چاہتے ہیں۔ عیسائی مشنریاں منظم اور منصوبہ بند طریقہ پر ہزاروں ڈالر خرچ کرکے عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت اور اسلام کی مزاحمت میں کوشاں ہیں، عیسائی دس فیصد ہونے کے باوجود حکمرانی کر رہے ہیں، ایک عرب اخبار نے لکھا ہے کہ سیاست سے کنارہ کشی ہی مسلمانوں کو دشمنوں کا لقمہ تر بنا رہا ہے۔ اسلام دشمن عناصر کی وحشیانہ کاروائی ابھی جاری ہے اور مسلمان تشدد و جارحیت کا شکار ہیں۔

بہاولپور میں استحکام و تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس

رپورٹ: ابوسفیان بہاولپوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام حسب سابق عظیم الشان استحکام و تحفظ ختم نبوت کانفرنس یوم آزادی کے موقع پر جامع مسجد الصادق میں منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید کبیر والا نے کی، کانفرنس میں ضلع بھر کے خدام جماعت شریک ہوئے۔

کانفرنس کا آغاز قاری محمد اقبال موذن جامع الصادق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کے انچارج علامہ عبدالرحیم اشعر مد ظلہ نے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت امت مسلمہ کی طرف سے مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں دی جانے والی قربانیوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے بتایا کہ مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب سے پہلا اجماع سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں منعقد ہوا، مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں بارہ سو صحابہ کرامؓ کی عظیم الشان قربانی مسئلہ ختم نبوت کی عظمت کی بین دلیل ہے۔

انہوں نے کہا کہ مرزائیت کے خلاف ملت اسلامیہ پاک و ہند و بنگلہ دیش نے قربانیاں دے کر مرزائیت کو بدترین گالی بنا دیا ہے آج قادیانی اپنے آپ کو مرزائی و قادیانی کہنے کے لئے تیار نہیں، پوری دنیا میں ذلت و رسوائی قادیانیت کا مقدر بن چکی ہے۔ خطیب ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وجود ملت اسلامیہ کے لئے رحمت خداوندی ہے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کو اگرچہ گولی سے دبا دیا گیا لیکن مجلس کے راہنما اور مبلغین خاموش نہیں بیٹھے علماء کرام نے فتویٰ دیا کہ مرزائی مسلم نکاح نہیں ہو سکتا۔ مجلس کے راہنماؤں نے بیسیوں مسلمان عورتوں کو مرزائیوں کے چنگل سے آزاد کرایا۔ مفتیان کرام نے فتویٰ دیا کہ قادیانی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتے، مجلس نے بیسیوں قادیانی مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکلوایا، مفتیان شرع متین نے فتویٰ دیا کہ غیر مسلم مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا، مجلس نے مسلمانوں کی سینکڑوں مقدمات میں مالی، قانونی، اخلاقی امداد کی، مسلمانوں کے مال و جائیداد کو مرزائیوں سے واگزار کرایا، قادیانی غیر مسلم قرار دیئے گئے۔ مجلس کے بزرگوں نے ملت اسلامیہ کی راہنمائی و قیادت کا فریضہ سرانجام دیا، آج بھی مجلس ملت اسلامیہ کی راہنمائی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے دنیا کے چاروں براعظموں میں مجلس کا کام جاری ہے۔ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے جانشین مولانا قاضی عبداللطیف، خطیب جو ایک عرصہ تک مجلس کے مبلغ رہ چکے ہیں، ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، قید و بند کے صعوبتیں برداشت کیں، نے خطاب کرتے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دردناک واقعات کو بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ تحریک کی قیادت مخلص علماء و اولیاء کرام کے ہاتھوں میں

مرزائیوں کی پاکستان اور بانی پاکستان سے وفاداری

جماعت احمدیہ (مرزائی) تقسیم کی مخالف تھی لیکن جب مخالفت کے باوجود تقسیم کا اعلان ہو گیا تو احمدیوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ایک اور منظم کوشش کی جس کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع جس میں قادیان کا قصبہ واقع تھا کاٹ کر بھارت میں شامل کر دیا گیا۔ اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا بلکہ بھارت کو کشمیر پر قبضہ کرنے کا راستہ مل گیا اور کشمیر پاکستان سے کٹ گیا (روزنامہ مشرق ۳ فروری ۱۹۷۲ء)

"یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں (الفضل ربوہ ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

جب عدالت نے باہر سابق وزیر خارجہ پاکستان چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائداعظم کے جنازہ کی نماز کیوں نہیں ادا کی؟ اس کا جواب یہ دیا کہ "آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر" (روزنامہ زمیندار لاہور ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

تھی۔ قادیانیوں نے قید وبند کی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا لیکن تحریک کے ساتھ غداری اور مرزائیت سے مصالحت نہ کی۔

انہوں نے کہا کہ تحریک ۱۹۵۳ء میں انکوائری کمیشن دو ججوں پر مشتمل تھا۔ ایک جسٹس منیر دوسرا جسٹس کیانی جسٹس منیر سنی ہونے کے باوجود کچھ نہیں تھا جسٹس کیانی شیعہ تھا اس نے ایک دن شاہ جی سے سوال پوچھا کہ حضرت خدیجہؓ اور عائشہؓ میں سے کون افضل ہے فیصلہ فرمائیں امیر شریعتؒ نے فرمایا کہ جج آپ ہیں فیصلہ آپ کا ہوگا بیان میں دوں گا۔

چنانچہ آپ نے فرمایا کہ خدیجہؓ کا نکاح فرش پر ہوا، جب کہ عائشہؓ کے نکاح کا فیصلہ عرش پر ہوا نیز خدیجۃ الکبریٰ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو آپ کی حیثیت محمد ابن عبد اللہ کی تھی اور جب عائشہؓ آئیں تو آپ کی حیثیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ فیصلہ آپ فرمائیں کہ کون افضل ہے جسٹس کیانی حیران وششدر رہ گیا۔

مجلس علماء اہلسنت کے مرکزی ناظم مولانا عبد الکریم ندیم نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا بالواسطہ یا بلا واسطہ انکار کفر ہے جو قرآن پاک کی چند آیات کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے اور جو پورے قرآن پاک کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے انہوں نے کہا جو قرآن پاک کی چند آیات میں تحریف کرے وہ بھی کافر ہے اور جو پورے قرآن پاک میں تحریف کا قائل ہو وہ بھی کافر جو ایک صحابیؓ کی عظمت کو داغدار کرے وہ بھی کافر اور جو جماعت صحابہؓ پر طعن وتشنیع کرے وہ بھی کافر انہوں نے کہا جیسے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ایسے ہی آپ خاتم المعصومین بھی ہیں۔ انبیاء کرام کے علاوہ کسی اور شخصیت کو معصوم عن الخطاء سمجھنا کفر کے مترادف ہے

مولانا ندیم نے سیاسی لیڈروں سے مطالبہ کیا کہ آئندہ الیکشن مذہبی بنیادوں پر لڑا جائے تمام مذہبی قوتیں اکٹھے ہو کر سامراج اور اس کے ایجنٹوں کفر اور اس کے کاسہ لیسوں کو مجبہ منتخب نہ ہونے دیں۔

انجمن سپاہ صحابہؓ ضلع بہاولپور کے صدر مولانا محمد عبد اللہ خان نے کہا کہ انجمن سپاہ صحابہؓ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ مصروف عمل رہے گی

کانفرنس سے مولانا محمد احمد جالندھری، مولانا محمد اسحاق ساقی نے بھی خطاب کیا جب کہ حضور احمد منظر، مولانا حبیب اللہ علی برسوای، مولانا محمد قاسم شجاع آبادی، محمد اسحاق شجاع آبادی، اللہ دتہ نے ہدیہ نعت شریف پیش کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم محمد اسماعیل شجاع آبادی نے متعدد جہ ذیل قرار دادیں پیش کیں جو بالاتفاق منظور کی گئیں۔

ساتویں سالانہ عظیم الشان استحکام پاکستان وتحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع نگران حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے تحفظ واستحکام کے لئے فوج اور سول سے کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو فی الفور الگ کیا جائے کیونکہ فوج جہاد کے لئے ہوتی ہے جب کہ قادیانیوں کے نزدیک جہاد حرام ہے

غیر قادیانی کے جنازہ میں شرکت کرنے والے مسلمان زعماء نہ ہوں اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کریں۔ نیز حکومت اس کے تمام تر [illegible] غیرت مند، ملک وملت کے وفادار مسلمان کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب مقرر کیا جائے۔

یہ عظیم الشان اجتماع وفاقی وصوبائی نگران حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید کیس میں اب تک ہونے والی تفتیش سے قوم کو آگاہ کیا جائے مولانا شہید کیس کے اصل مجرموں کو شامل تفتیش کیا جائے۔

ڈاکٹر مبارک احمد ایک عرصہ سے میڈیکل کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے کام کر رہا ہے مذکور اپنے اس عہدہ کی وجہ سے کئی نوجوانوں کو گمراہ کر چکا ہے اس کا فی الفور تبادلہ کیا جائے نیز ڈاکٹر نجیبہ ناہید کی سرکاری کوٹھی قادیانیت کی آماجگاہ بن چکی ہے جبکہ اس کے پرائیویٹ ہسپتال میں ڈیوٹی وقت میں لیڈی ڈاکٹر کام کرتی

مرزا قادیانی کا دعوائے نبوت اور انکار دعوائے نبوت تصویر کے دو رخ

از: رئیس المناظرین مولانا کرم الدین دبیر رح

مرزا کا ادعائے نبوت

مرزا قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لئے ان کا ادعائے نبوت ہی کافی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ نے کبھی نبوت کا دعویٰ کرنے کی جرات نہ کی۔ آپ کے بعد بڑے بڑے پایہ کے اولیائے کرام حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانیؒ جیسے سرخیل اولیاء کرام ہو گزرے ہیں لیکن ختم نبوت کی مہر توڑنے کا تصور نہ ہوا لیکن پنجاب کی صدی کا منحوس زادہ جس کے حسب ونسب کا پتہ ان کا ایک محرم راز [illegible] ذریں حالات میں دیتا ہے۔ رباعی

دوسری بیگمات [illegible]

[illegible] گورنمنٹ [illegible] اگر ہم ان کا شکریہ نہ کریں۔ تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار نہیں کیوں کہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا۔ خلق خدا کو لوٹا اور بڑے بڑے اراضی مصنف اور پارسے ہیں وہ ہم کسی اسلامی سلطنت میں بھی نہیں پا سکتے۔

بھلا یہ اسلامی گورنمنٹ کب گوارا کرسکتی تھی کہ آپ نبی ورسول بن کر اپنے زیر مسکن کو دار الامان اپنے گھر کو اہل بیت اپنی مستورات کو امہات المؤمنین کے خطابات عطا کریں۔ اور اپنی مسجد کو مسجد اقصیٰ سے تعبیر کریں۔

تمام انبیاء ورسل پر اپنا تفوق ظاہر کرکے لکھیں

آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام

[illegible] زبان — [illegible] دوران

اقتدا بمثلہ [illegible] دیانت گاہست — ایں نماز تمام آفتاب ست [illegible]

پہلے مبلغ اسلام کی حیثیت میں اپنے آپ کو ظاہر کیا پھر مجدد ومحدث کا دعویٰ [illegible] حاصل کرکے [illegible] پھر مسیح موعود بن جاتا ہے پھر اس سے ترقی کرکے ظلی بروزی کا جامہ پہنا پھر کھل کھلا نبی ورسول بن کر دنیا کو للکارا ہے کہ [illegible] کا منکر ہو وہ [illegible] کافر ہو۔ کیا دعوائے نبوت کوئی معمولی دعوٰے ہے اگر سلطنت اسلام ہوتی تو پہلے ہی روز اس مدعی رسالت کا قصہ تمام کر دیا جاتا کیا مسیلمہ کذاب اسود عنسی کو تو پہلے قتل نہ کیا گیا کیا حجاج نے کوئی اور جرم کیا تھا کہ سب کا مجبور کر حضرت صدیق اکبرؓ نے ان سے جہاد کی ٹھانی اور سیف اللہ خالدؓ جرار کو ان مرتدین کے استیصال کے لئے روانہ کیا صرف ان لوگوں کا جرم ادعائے نبوت تھا جس کی وجہ سے خلیفہ اول کو ان پر فوج کشی کرنی پڑی اور ان لوگوں کی طاقت مرزائے قادیان سے کم نہ تھی ان کی جماعت مرزا کی جماعت سے کئی گنا زیادہ تھی مرزا تو اپنی امت کی تعداد جو تیس [illegible] بیان کرتا ہے لیکن مسیلمہ کذاب کے ماننے والوں کی تعداد فی الواقع [illegible] تھی چنانچہ کتب تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ جس وقت حضرت خالدؓ [illegible] اس وقت صرف [illegible] مسیلمہ

ہیں ایسی ڈاکٹرز کی اکثریت کی جائے۔ اور فہمیدہ ناہید کو تبدیل کیا جائے۔

بقیہ : مولانا لدھیانوی کا خطاب

مرزا [illegible] نشوونما پاتا رہا اس کے بعد مجھے حمل ہو گیا اور دس مہینے تک میں حاملہ رہا۔

ہمارے لاہور میں ایک ریاض الحسن گیلانی وکیل ہیں وہ کہنے لگے دس مہینے کوئی حاملہ رہتی ہے۔ [illegible] دس مہینے کا حمل تو کبھی کو ہوتا ہے، مرزا کہتا ہے میں دس مہینے حاملہ رہا اور اس کے بعد مجھ میں سے بچہ پیدا ہوا [illegible] عیسیٰ۔ [illegible] عیسیٰ بن مریم ہوں۔ عیسیٰ بن مریم یعنی عیسیٰ بیٹا مریم کا۔ خود ہی مریم خود ہی غلام احمد خود ہی پیدا ہونے والا عیسیٰ۔ یہ تو ہم سنتے [illegible] کہ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ تین ایک ہیں اور ایک تین ہیں۔ وہ یہ معمہ ہمیں آج تک سمجھا نہیں سکے تھے۔ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا معمہ قادیانی لوگوں کو کیسے سمجھ میں آیا۔

بقیہ : امام مہدی

کے پیش نظر حضرت مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلوی [illegible] فرماتے ہیں کہ "قیامت کی علامات کبریٰ میں پہلی علامت امام مہدی کا ظہور ہے [illegible] ہیں مہدی موعود کا ذکر احادیث میں آیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر زمانے میں ہونے کی خبر دی ہے اس سے ایک خاص شخص مراد ہے جو حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہو گا اس کا نام محمد ہوگا اور اس کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا اور ماں کا نام آمنہ ہوگا صورت و سیرت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوگا مدینہ منورہ میں ظہور ہوگا شام و عراق کے اولیاء اور ابدال ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور خزانہ کعبہ [illegible] بیت اللہ میں جو خزانہ مدفون ہے وہ نکال کر مسلمانوں پر تقسیم کریں گے اول عرب پھر تمام روئے زمین کے بادشاہ ہوں گے دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اس سے پیشتر پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوگی" شریعت محمدیہ [illegible] کے مطابق [illegible] عمل [illegible] گا امام مہدی کے زمانہ میں دجال نکلے گا اور انہی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] دمشق کے مشرقی [illegible] پر صبح کی نماز کے وقت نزول [illegible] گے اور امام مہدی کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے امام مہدی نصاریٰ سے جہاد کریں گے اور قسطنطنیہ کو فتح فرمائیں گے

اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی کا ظہور اخیر زمانہ میں حق اور صدق ہے اور اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے [illegible] کہ امام مہدی کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

[illegible] نے مہدی موعود ہونے کے دعوے کئے مگر احادیث میں جو مہدی موعود کی علامتیں آئی ہیں وہ علامتیں کسی میں بھی نہیں [illegible] کوئی مدعی مہدویت وہ علامتیں اپنے اندر دکھلا سکا اور [illegible] رسالہ [illegible] اسلام صفحہ ۱۳۳ تا ۲۳۴ [illegible]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو [illegible] کے مطابق [illegible] کی توفیق عطا فرمائے [illegible] آمین۔

[illegible]

[illegible] میں [illegible] وقت [illegible] میں ہوئی

بقیہ : مسلمانوں کا خون

قید کرے گا اس وقت تک کے لئے جب تک وہ اپنے الزام کی گندگی سے پاک صاف ہو جائے۔ (سنن ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ کسی بندہ مومن کو بدنام و رسوا کرنے کے لئے اس پر الزام لگانا اور اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا ایسا سنگین اور اتنا سخت گناہ ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والا اگرچہ مسلمانوں میں سے ہو جہنم کے ایک حصہ پر (جس کو حدیث میں ردغۃ الخبال کہا گیا ہے) اس وقت تک ضرور قید میں رکھا جائے گا جب تک کہ جل بھن کر اپنے اس گناہ کی گندگی سے پاک صاف نہ ہو جائے جس طرح کہ سونا اس وقت تک آگ پر رکھا جاتا ہے جب تک کہ اس کا میل کچیل ختم نہ ہو جائے حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ گناہ اللہ کے ہاں ناقابل معافی ہے لیکن آج ہم مسلمانوں کا ہمارے خواص تک کا یہ لذیذ ترین مشغلہ ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلم بھائی کی آبرو پر ہونے والے حملہ کا جواب دے اور اس کی طرف سے مدافعت کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہوگا کہ وہ قیامت کے آتش جہنم کو اس سے دفع کرے پھر یہ [illegible] آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی [illegible] اور ہمارے ذمہ ہے ایمان والوں کی مدد کرنا (شرح السنۃ للامام محی السنۃ البغوی)

بقیہ : ماں کیا ہے ؟

میں راہ دکھاتی ہے۔ اور بیٹا جب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو جوانی کے نشے میں مخمور ہو کر ماں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ ماں کی قدر اس سے پوچھو جو اس کے سائے سے محروم ہوتا ہے۔ ماں کی آہ سیدھی عرش پر جاتی ہے۔ اور فوراً رنگ لاتی ہے۔ اپنی ماں کو بھول جانا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ کوئی بھی ذی روح اپنی ماں کو نہیں بھول سکتا۔ ماں کا یہی فنا نہیں ہوتی یہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔

بقیہ : مقصد زندگی

ہے سب اعلیٰ درجہ کے متوکل اور ولی اللہ تھے۔

اب میں بس کرتا ہوں زیادہ وقت آپ کا نہیں لیتا ورنہ کے تھکے ماندے ہوں گے اور سعادت دارین کی دعا کرتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

بقیہ : حیات کا نقشہ

اور ذلت کا شکار ہوگا، آخر کیوں اس کی عصمت و آبرو اور اس کے خون کو غیر معمولی اور بیش قیمت سمجھا جائے وہ تو اسی لائق ہے کہ غلط و گمراہ کن افکار و نظریات اور تہذیب و کلچر کے لیڈروں کی حقیر خواہشات کا نشانہ اور تخریب کاری کا آلہ بنے۔

آج اللہ تعالیٰ سے مسلمانوں کا رشتہ کمزور پڑ گیا اللہ کی مضبوط رسی ان کے ہاتھوں میں ڈھیلی پڑ گئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ وحدت و یکتائی، ایمان و عقیدہ اور اتحاد و اتفاق کے مرکز سے دور ہو گئے آج مسلمانوں نے اللہ کے اس حکم کو بھلا دیا کہ "اے مسلمانو! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو" نتیجۃً ان کا شیرازہ بکھرتا جا رہا ہے۔ وحدت پارہ پارہ ہو رہی ہے اور وہ ان تمام غیر فطری حالات میں گرفتار ہوتے جا رہے ہیں جس سے چھٹکارا پانا اور عظمت رفتہ کو واپس لانا بغیر اس کے ممکن نہیں کہ اللہ کی رسی کو وہ مضبوطی سے تھام لیں اور ایمان و عقیدہ کے جھنڈے تلے پھر ایک بار سب جمع ہو جائیں

بقیہ: دعوائے نبوت

کے چالیس ہزار سوار کا شمار کیا گیا تھا آخر کار ان مدعیان نبوت کا خاتمہ کیا گیا اور آئندہ کے لئے ادعائے نبوت کا سد باب کر دیا گیا اور آج تک کسی بطال کو دعوے نبوت کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ چونکہ یہ زمانہ کفر و الحاد کا ہے نبی و رسول تو کیا کوئی الوہیت کا مدعی بھی ہو کوئی نہیں پوچھتا کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں اس لئے مرزا کو ادعائے نبوت کی جرأت ہوئی چنانچہ اس لئے مرزا حکومت وقت کی ہمیشہ مدح و ثناء میں رطب اللسان رہے چنانچہ ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۱۰۰ میں رقمطراز ہے

اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنا چاہئے کہ انگریزوں کی فتح ہو (خواہ سلطنت اسلامی سے مقابلہ کیوں نہ ہو) مخالف کیوں کریں لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں کیا کم احسان ہے کہ رسالت بلکہ الوہیت کے مدعی بن کر بھی صحیح و سلامت بیٹھا

غرض مرزا عجیب ذو فنون شخص تھے ان کی ہر ایک بات ذو معنی ہوتی تھی جو کام کرتے اس کے دو رخ ہوتے خوف خاطر ہے ادعائے نبوت بھی کیا اور انکار نبوت بھی کرتے رہے یہی وجہ ہے کہ بیچاری امت بھی ایسی پیچیدہ کلام کے بھول بھلیوں میں پڑی ہوئی ادھر ادھر بھٹکتی پھرتی ہے ایک جماعت لاہوری کہتی ہے کہ مرزا نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا جو ان کو مدعی نبوت سمجھے جھوٹا ہے بقال ہے دوسرا گروہ قادیانی کہتا ہے کہ مرزا حقیقی نبی تھے انہوں نے کھلے لفظوں میں نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا جو ان کو نبی و رسول نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں وہ صاف کافر ہے۔

اب ہم مرزا کی کتابوں سے ادعائے نبوت اور انکار نبوت ہر دو پر مختصر عبارات سے روشنی ڈالتا ہے۔

ادعائے نبوت

مرزا کے دعویٰ نبوت و رسالت پر ان کے حسب ذیل حوالجات شاہد عدل ہیں

(۱) ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ میرے متعلق ہے حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷۵

(۲) و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد کا مصداق میں ہوں حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷

(۳) سچا خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ دافع البلاء صفحہ ۱۱

(۴) طاعون گو ستر برس دنیا میں رہے خدا قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے۔ دافع البلاء

(۵) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۶) میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸

(۷) جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، ابدال، اقطاب اس امت میں گزرے ہیں ان کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا اس وجہ سے نبی کا نام پانے میں میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱

(۸) اب اللہ تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶

(۹) مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسے قرآن کریم پر (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹)

(۱۰) جو مجھے نہیں مانتا وہ کافر اور مردود اور اس کے اعمال نامقبول اور دنیا میں مغضوب اور آخرت میں ملعون ہوگا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳

(۱۱) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ ترجمہ: تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

(۱۲) لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون (مت ڈر میرے قرب میں میرے رسول ڈرا نہیں کرتے) حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۹

(۱۳) انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کی مانند کہ فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱

(۱۴) انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا خطا بھی کروں گا اور صواب بھی حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳

(۱۵) انی مع الرسول اقوم افطر و اصوم میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور روزہ بھی رکھوں گا حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳

یہ ایسے کھلے الفاظ و کلمات ہیں کہ ان کو دیکھ کر کوئی ذی بصیرت مرزا کے دعوائے نبوت و رسالت میں شک و شبہ نہیں کر سکتا لیکن تعجب ہے کہ باوجود ان تصریحات کے مرزا کی امت کا ایک فریق لاہوری جماعت اس پر پردہ ڈالنے کی سعی بے سود کر رہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ مرزا نے ہرگز نبوت و رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ امت بیچاری کا کیا قصور ہے

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

مرزا خود لکھتے ہیں کہ ایسے الہامات و دعاوی کے ہوتے ہوئے پھر دعوائے نبوت و رسالت سے انکار بھی کرتے ہیں۔

دوگونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

انکار دعوائے نبوت

عبارات ذیل میں جو مرزا کی تصانیف میں ہیں دعوائے نبوت سے صاف انکار کیا گیا ہے اور یہ کہ مدعی نبوت کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(۱) نبوت کا دعویٰ نہیں محدثیت کا ہے جو محدثیت کے دعوے سے دعوائے نبوت نہیں ہو سکتا۔ ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۲

(۲) محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۹) پھر ایسا گھٹیا نبی بننے سے کیا فائدہ (مصنف)

(۳) رسول اور نبی کا مفہوم متباین ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۸۰) (یعنی مرزا کا امتی ہو کر نبی بننا اجتماع النقیضین ہے جو محال ہے (مصنف)

(۴) وہ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا (ازالہ اوہام صفحہ ۵۸۶) (خدا تعالیٰ کے وعدے میں تخلف نہیں ہو سکتا اس لئے مرزا ہرگز نبی نہیں ہو سکتا مصنف)

(۵) صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۹) (مرزا امتی ہو کر نبی بننے کے اہل نہیں)

(۶) معنی خاتم النبیین ختم کرنے والا نبیوں کا (ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴)

(مرزا نے خاتم النبیین کا معنی خود کر دیا ہے اب اس کے خلاف تاویلات قابل سماعت نہیں)

(۷) ترجمہ: میرے لئے کب روا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو کر کافروں میں داخل ہو جاؤں خبردار میں اپنے کسی الہام کو سچا نہیں سمجھتا جب تک اس کو کتاب اللہ (قرآن) پر پیش نہ کر لوں یہ معلوم ہو کہ جو بات قرآن کے مخالف ہو وہ الحاد اور زندقہ (بے دینی) ہے پھر میں کس طرح نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہوں حالانکہ میں مسلمان ہوں

اس عبارت میں مرزا نے بڑی صفائی سے فیصلہ کر دیا ہے کہ دعوئے نبوت کرنا کسی مسلمان کی جرأت نہیں ہے بلکہ یہ دعوے خلاف قرآن ہونے کی وجہ سے کفر الحاد و زندقہ ہے اور کہ مدعی نبوت کافر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے گویا کہ کیا لطف کہ غیر پردہ کھولے۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے مرزا نے اپنے ہاتھ سے اپنے کفر کا فتویٰ لکھ دیا ہے یعنی دعوائے نبوت کفر ہے اور مرزا مدعی نبوت ہیں اس لئے وہ بفتویٰ خود کافر ملحد اور زندیق ہیں

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

مرزائیوں نے اپنے مرشد کا فتویٰ اور قطعی فیصلہ سن لیا کیا اب بھی کچھ شک و شبہ باقی ہے۔ [illegible] ہر کہ شک آرد کافر گردد

(۸) وما قلت للناس الا ما کتبت فی کتبی من انی محدث و یکلمنی اللہ کما یکلم المحدثین میں نے لوگوں سے وہی بات کہی جو اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے میں نبی نہیں بلکہ محدث ہوں مجھ سے خدا کلام کرتا ہے جیسا محدثین سے کرتا ہے پھر مرزا کے قادیانی مریدوں کو کیا ہو گیا ہے کہ مرشد کی مخالفت کر کے ان کو حقیقی نبی و رسول کہہ رہے ہیں کیا یہ مرشد کی صریح نافرمانی نہیں ہے؟

(۹) آپ نے لا نبی بعدی کہہ کر کسی نئے یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعی دروازہ بند کر دیا۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۵۲)

(۱۰) میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں (فیصلہ آسمانی صفحہ ۳)

ناظرین غور کریں مرزا کی اس دو رنگی چال کا کیا کہنا کھلے الفاظ میں نبوت و رسالت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں پھر اس سے صاف انکار بھی کرتے ہیں اور اپنی لسان اپنے ہاتھ سے فتوے تکفیر بھی صادر کرتے ہیں اب مرزائیوں کے لئے سخت مشکل کا سامنا ہے اگر ان کو نبوت کا مدعی قرار دیں تو ان کے دیئے ہوئے فتوے کے مطابق ان کو کافر ملحد زندیق بھی ماننا پڑتا ہے اگر ان کو نبی و رسول نہ مانیں تو احمدیت سے خارج سمجھے جاتے ہیں اور نیز ان (الہامات و دعاوی) کا انکار کرنا پڑتا ہے جن میں نبوت و رسالت کا صاف اعلان کیا گیا ہے بلکہ مرزا نے تو رسالہ ایک لکھ دیا ہے۔

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

بہتر صورت یہی ہے کہ ان کے اعلان نبوت کو بھی درست سمجھیں اور ان کے مدلل فتوے کی بنا پر ان کے فتویٰ تکفیر پر ثبت کر دیں

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

کا نصب العین اور اغراض و مقاصد

○ تبلیغ و اشاعت اسلام حدیث "مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِی" کی روشنی میں۔
○ اصلاح عقائد و اعمال صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دینؒ کی نشاندہی کے مطابق ○ تربیت اخلاق
○ بالخصوص تحفظ عقیدۂ ختم نبوت جس کیلئے مندرجہ ذرائع اختیار کیے گئے ہیں۔

(ا) مبلغین و داعیان اسلام کا تقرر۔ (ب) شعبہ نشر و اشاعت (ج) دینی مدارس کا قیام اور انکی تنظیم (د) تعلیم بالغاں (ر) تعلیم نسواں

الحمد للہ! اس وقت پچاس سے زائد مبلغین اندرون ملک و بیرون ملک سرگرم عمل ہیں اور بیسیوں دینی مدارس قائم ہیں

شرائط رکنیت

ہر عاقل و بالغ شخص، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کا اقرار کرے۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد، نصب العین اور طریق کار کو سمجھ لینے کے بعد اس بات کا اقرار کرے کہ مجلس کے دستور کے ساتھ پوری طرح متفق ہے اور اسکے مطابق جماعتی نظام کی پوری طرح پابندی کرنے کیلئے تیار ہے۔ (۲) وہ تمام ایسی رسومات و عادات سے اپنی زندگی کو پاک کرنے کی کوشش کریگا جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہوں۔ (۳) وہ کسی ایسے ادارے یا جماعت کا رکن نہیں بنے گا جس کے عقائد و نظریات اور اصول و مقاصد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد اور طریق کار کے خلاف ہوں۔ (۴) وہ نیا سال شروع ہونے پر کم از کم ایک روپیہ مجلس کے بیت المال میں جمع کرائے گا۔ (۵) جو صاحب یکمشت یکصد روپیہ عنایت فرمائیں گے وہ تاحیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن متصور ہوں گے۔

رابطہ کیلئے: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸